مہدی کذاب

شکیل بن حنیف

تالیف

مفتی اسعد قاسم سنبھلی قاسمی

ناشر

مکتبہ دار السلام

محلہ چوب فروشان سہارنپور

فہرست

انتساب:۔

برصغیر کے عظیم محدث محمد طاہر پٹنی کے نام ———— جنھوں نے دسویں صدی ہجری میں طوفان برپا کرنے والی مہدوی تحریک کا دیوانہ وار مقابلہ کیا اور اپنی پگڑی اتار کر قسم کھائی کہ اب ———— اس وقت تک عمامہ نہیں باندھوں گا جب تک اس فتنہ کا قلع قمع نہ کرلوں ———— تاریخ گواہ ہے کہ مرد قلندر نے دین وشریعت کے تحفظ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا اور طویل معرکہ آرائی کے بعد بالآخر مہدویوں کے ہی ہاتھوں جام شہادت نوش کیا ———— شیخ طاہر کے خون کا ہر قطرہ آج بھی امت کو مہدویت کے جھوٹے داروں سے لڑنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے اور راقم بھی اپنی اس تحریر کو انھیں کی ایمانی غیرت اور مجاہدانہ جوش وخروش کا ثمرہ سمجھتا ہے۔

اسعد قاسم سنبھلی

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

پیش لفظ

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ وصلی اللہ علی النبی المجتبیٰ، امّابعد!

راقم سطور کی تصنیف "امام مہدی شخصیت وحقیقت" چند سال قبل جب منظر عام پر آئی تو ہر سطح پر اس کی پذیرائی ہوئی، رسائل ومجلات نے عمدہ تبصرے لکھے، علماء نے قدروتحسین کی نظر سے دیکھا، دینی حلقوں میں اسے خوب پڑھا گیا اور ایک معروف مصنف وادیب نے تو یہاں تک لکھدیا کہ اسلامی کتب خانہ اس موضوع پر ایسی جامع ومکمل کتاب سے خالی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ماضی کی تمام تر کتابیں احادیث کی تلاش اور سند کی تحقیق تک محدود تھیں کیونکہ اسلامی خلافت کے جلو میں زندگی گذارنے والے مسلمان بڑی حد تک ان تمام تفصیلات سے آگاہ تھے لیکن باطل طاقتوں کے غلبہ کی بناپر آج امت کا علمی معیار بہت گھٹ چکا ہے اس لئے مہدی کی حقیقت، غلط تصورات کی تردید، منکرین کے موقف کا جائزہ اور انکی علامات کو دور حاضر پر منطبق کرکے ہم نے تفصیل سے روشنی ڈالی تاکہ قارئین امام موصوف کی حقیقت اور کارناموں کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

کتاب الحمدللہ بہت مقبول ہوئی اور اس کے متعدد ایڈیشن نکل گئے، لیکن معلومات کی وسعت اور دنیا میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کے پیش نظر راقم نے گذشتہ سال جب اس میں نظر ثانی کا ارادہ کیا تو اچانک مہاراشٹر کے مخلص مسلمانوں کا خط موصول ہوا جس میں انھوں نے لکھا کہ شکیل نامی کوئی شخص دہلی میں بیٹھ کر اپنی مہدویت کا پرچار کررہا ہے اور لوگ روز بروز اس کے دام فریب میں پھنس رہے ہیں۔ یقیناً یہ ایک فتنہ کی تمہید تھی جسکا بروقت نوٹس لینا ضروری تھا، شکیل کی بابت پہلے بھی کچھ سن رکھا تھا لیکن یہ شر اتنا سنگین ہو

جائیگا اس کا قطعاً اندازہ تھا، راقم ان کی درخواست پر تڑپ گیا اور دیگر مشاغل کو چھوڑ کر اس نے شکیل کا تعاقب شروع کردیا، الحمد للہ مختصر سی کوشش کے بعد پورا ایک رسالہ تیار ہوگیا جو یقیناً اسکے زہر کا تریاق ثابت ہوگا اور کوئی باشعور انشاء اللہ پھر اس کے جھانسے میں نہ آسکے گا۔

امام مہدی کی احادیث میں بہت سی علامتیں منقول ہیں ہم نے ان میں سے پندرہ کو منتخب کرکے شکیل کو ہر کسوٹی پر پرکھا ہے اور ان تمام تر تحریفات کا پردہ بھی چاک کیا ہے جن کے ذریعہ وہ امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے، ہمارے تقابلی جائزے کو پڑھ کر قارئین خود محسوس کریں گے کہ اس پر مہدی کی کوئی ایک علامت بھی فٹ نہیں ہوتی اور وہ صرف دھاندلی کے زور پر اس منصب کو غصب کرنے پر تلا ہے، اس لئے اسکا دعویٰ سراسر جھوٹ اور فراڈ پر مبنی ہے، آخر میں یہ بھی وضاحت کرتے چلیں کہ ہم نے تجزیہ کے دوران شکیل کو کہیں بھی رواداری کا مستحق نہیں سمجھا اور ہر جگہ اس کا تذکرہ بلا رورعایت کیا، اگر یہ کوئی خوبی ہے تو اس کا سبب ایمانی غیرت وحمیت ہے، لیکن کچھ لوگ اگر اس اسلوب کو پسند نہیں کرتے تو یہ ایسا قصور ہے جس پر مصنف کو کسی معذرت کی ضرورت نہیں، باری تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فتنے سے بچائے۔

والسلام

اسعد قاسم سنبھلی

۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا **مظاہر الحق** صاحب مدنی خلیفہ ومجاز محی السنۃ

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لولیہ، والصلاۃ علی نبیہ ———

مسئلہ مہدی اسلامی تاریخ کا ایسا انقلابی موضوع ہے جس کی ایک طرف علماء نے ہر دور میں مدلل تشریح وتوضیح کی تو دوسری سمت بعض طالع آزماؤں نے اس کا استحصال بھی کیا اور مہدویت کے دعوے کر کے وہ گاہ بگاہ امت کو نت نئی آزمائش میں مبتلا کرتے رہے ہم عرب سے عجم تک بآسانی ان کی فتنہ انگیزیوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں، دور حاضر میں رونما ہونے والا فتنہ شکیل بن حنیف بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس نے دس سال قبل سب سے پہلے دہلی میں مہدویت کا دعویٰ کیا اور یہاں سے مایوس ہونے کے بعد ملک کی دوسری ریاستوں میں تبلیغ شروع کردی نتیجۃً مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک میں اب اسے ماننے والوں کی تعداد سیکڑوں سے متجاوز ہے، اس نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کیلئے ایک کتاب بھی لکھی ہے اور حدیثوں کے معانی میں ایسی بدترین تحریف کی ہے کہ الاماں، الحفیظ !! اسے پڑھکر تو اچھے اچھے لوگ بھی چکمہ کھا سکتے ہیں۔

یقیناً یہ ایسا فتنہ ہے جس کا تعاقب امت کے تمام علماء کی ذمہ داری ہے ہمیں خوشی ہے کہ اللہ نے اس پر سب سے پہلا وار کرنے کیلئے ہمارے مخلص دوست حضرت مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی کو منتخب فرمایا جو اس موضوع پر خصوصی درک رکھتے ہیں اور ان کی کتاب ''امام مہدی شخصیت وحقیقت'' تو امام مہدی کے موضوع پر ایسی مدلل وجامع تصنیف ہے جس کی مثال گذشتہ صدیوں میں بھی ملنا مشکل ہے، مصنف دارالعلوم دیوبند کے نہایت ممتاز فاضل ہیں، رسمی فراغت کے بعد انھوں نے عربی ادب کے ستون حضرت مولانا وحید الزماں کیرانویؒ، فقیہ

علامت حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ اور عظیم مفسر حضرت مولانا محمد عارف صاحب سنبھلی ندویؒ سے خصوصی استفادہ کیا، جس کی بدولت اللہ نے انھیں تفسیر وتاریخ ،فقہ وفتاوی اور عربی زبان وادب میں دقت ورسوخ سے نوازا،وہ اردو زبان بھی بہت شستہ لکھتے ہیں اور انکا بہار آفریں قلم ابتک متعدد تصانیف کو وجود بخش چکا ہے جنہوں نے اہل علم سے خوب داد تحسین اصول کی ۔انھوں نے سلوک کی تعلیم عظیم مربی محی السنہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی نوراللہ مرقدہٗ سے حاصل کی اور حضرت کے آخری بیرونی سفر بنگلہ دیش میں علماء،طلبہ اور عوام کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیئے،اب وہ حضرت ہی کے جانشین عارف باللہ حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کے دامن سے وابستہ ہیں۔

مفتی صاحب نے اپنے اس مختصر رسالہ میں بہت آسان زبان استعمال کی ہے،انہوں نے پہلے شکیل کے مفصل حالات درج کیئے،اس کی کتاب کا تحقیقی جائزہ لیا اور پھر امام مہدی سے متعلق پندرہ علامات کی وضاحت کر کے شکیل کا تقابل کیا ـــــــ صاف محسوس ہوتا ہے کہ اسکا دعویٰ از اول تا آخر جھوٹا ہے اور اس نے محض اپنی دکان سجانے کیلئے یہ ناروا حرکت کی ہے۔

موصوف نے یہ رسالہ لکھ کر نہ صرف امت پر احسان کیا بلکہ شکیل کے آگے بھی ایسی مضبوط دیوار کھڑی کردی جسے پھلانگنے کی اس میں سکت نہیں اور وہ آج نہیں تو کل ضرور اسی سے سر پھوڑ کر نیم جاں ہو جائیگا ،یہ پندرہ علامات دراصل ایسی کسوٹی ہیں جو ہر کذاب پر بجلی بنکر گرینگی اور آئندہ آنے والا ہر مدعی یہاں پہونچ کر ڈھیر ہو جائے گا،باری تعالی اس تاریخی دستاویز کو قبول فرما کر اسے ایسا تریاق بنادیں جو اس فتنے کی مسموم وباء کا بالکلیہ خاتمہ کردے اور ہر مسلمان اس کے شرور وفتن سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائے،امین یارب العلمین ،والسلام

مظاہر الحق مدنی عفی عنہ

ناظم دارالعلوم محمدیہ گدرپور،اودھم سنگھ نگر

اتر اکھنڈ

یکم جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ

تاریخ دعوائے مہدویت:

امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کا ایک زندہ عنوان ہیں، وہ عہد آخر میں ایک زبردست کراماتی شخصیت لے کر ظاہر ہونگے اور باطل نظام کو درہم برہم کر کے ایسی عظیم اسلامی سلطنت قائم کریں گے جو پورے کرۂ ارض پر مشتمل ہوگی اور اسکی برکت وفتوحات امت کو خلافت راشدہ کی یاد دلائیں گی۔ اسی عظمت وتاثیر کی بنا پر ان کا اگر مسلمانوں نے بڑی شدت سے انتظار کیا تو دوسری سمت بعض ناخدا ترسوں نے اس مقدس تصور کی آڑ میں اقتدار کے حصول کی بھی کوشش کی اور تاریخ کے ہر موڑ پر وہ جھوٹے دعوے کر کے مہدی بننے کی کوشش کرتے رہے، قادیانیت ہو یا مہدویت، بہائیت ہو یا تحریک دین دار، ہر فرقے کی بنیاد مہدویت کے دعوے ہی سے پڑی اور پھر وہ گمراہی کی دلدل میں پھنس کر ایک مستقل مذہب بن گیا۔

آٹھویں صدی ہجری تک یہ دعوے زیادہ تر عرب ملکوں میں ہوئے لیکن پھر ان کا سلسلہ برصغیر میں شروع ہوگیا اور نویں صدی ہجری کے وسط میں یہاں سب سے پہلے سید محمد جونپوری أنا المهدي کا علم لیکر اٹھے، انھیں قدرت نے پُر اثر شخصیت اور ساحرانہ خطابت سے نوازا تھا، اسلئے ظاہری تاثیر وروحانیت سے متاثر ہوکر بہت سارے مسلمان اپنی آخرت برباد کر بیٹھے، لیکن جونپوری کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ علامات سے یکسر خالی تھے، اسلئے باشعور طبقہ ان سے متاثر نہ ہوسکا اور وہ بس ایک فتنہ کو جنم دے کر ۹۱۰ھ ہجری میں دنیا سے چل بسے۔

محمد جونپوری کے بعد ہندوستان میں مہدویت کا دعویٰ کرنے والا دوسرا شخص مرزا غلام احمد قادیانی تھا اس نے شروع میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر آگے بڑھ کر وہ مسیح موعود بن گیا اور اس کے بعد پھر اتنی کثرت سے دعوے کئے کہ تاریخ میں شاید ہی کسی نے اتنے جھوٹ بولے ہوں، اپنے پیش رو کی طرح قادیانی بھی مذکورہ علامات سے خالی تھا اسلئے وہ زیادہ دوحو

کہ تو نہ دے سکا لیکن ایسا فرقہ بنانے میں ضرور کامیاب ہو گیا جسے یہود و نصاریٰ نے پروان چڑھایا اور اب وہ ایک اژدھا بن کر مسلسل وہ امت کو ڈس رہا ہے۔

مرزا قادیانی کے بعد کئی دہائیوں تک پھر کسی نے ایسی حماقت نہیں کی، لیکن بیسویں صدی کے آخری دہے میں جب عراق لہولہان ہوا تو طالع آزماؤں نے فوراً مہدویت کے علم بلند کر دئے اور اپنی بیعت وخلافت کی دعوت دینے لگے، اللہ کا فضل کہ مسلمانوں نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا یہاں تک کہ نائن الیون کا بھیانک حادثہ پیش آ گیا اور امریکہ نے مسلم ملکوں پر بموں کی ایسی بارش شروع کر دی کہ امت کے لئے اپنا دفاع بھی مشکل ہو گیا نتیجتہً پھر سب کو بڑی تیزی سے مہدی کی یاد آئی اور اس موضوع پر گفتگو کا اک سلسلہ چل نکلا۔

ظاہر ہے یہ مقدس دعوے کا بہترین وقت تھا جس میں مجروح جذبات کو اپیل کر کے مسلم عوام کو بآسانی دھوکہ دیا جا سکتا تھا، چنانچہ موقع پرستوں نے کوئی غلطی نہ کی اور مہدویت کا روپ بھر کر وہ ہر سمت طوفان اٹھانے لگے، انھیں ناخدا ترسوں میں ایک شخص شکیل بن حنیف ہے جو دہلی میں بیٹھ کر کئی سال سے اپنی بعثت کا اعلان کر رہا ہے۔

شکیل کا تعارف:

شکیل کا وطن عثمان پور ضلع دربھنگہ بہار ہے، اس نے نہایت غریب و پسماندہ گھرانے میں آنکھ کھولی شروع ہی سے وہ اقتصادی مسائل کا شکار رہا اور کچھ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد معاشی جدوجہد کرنے کے لئے دہلی چلا آیا، پہلے نبی کریم میں ہارڈویر کی دکان کی اور پھر تبلیغی جماعت سے وابستہ ہو گیا، کئی سال کے بعد جب کچھ مالی پوزیشن مستحکم ہوئی تو اس نے کسی ماورائی طاقت کے اشارے پر لوگوں کی خفیہ ذہن سازی شروع کر دی، کچھ عرصہ تو معاملہ چھپا رہا لیکن شدہ شدہ یہ خبر دعوت کے ساتھیوں کو لگی، اور ایک دن راز پوری طرح فاش ہو گیا، وہاں کے مسلمان نہایت غیرت مند تھے، انھوں نہ صرف اس کی سخت بازپرس کی بلکہ اسے اپنے علاقے ہی سے نکال دیا، وہ لکشمی نگر چلا آیا یہاں مجیب الرحمن عرف چھوٹو نے اس کی غربت پر رحم کھا

کرا پنے مکان میں جگہ دیدی اور وہ ذریعۂ معاش کے طور پر انکے بچوں کو ٹیوشن پڑھانے لگا۔

نبی کریم کی طرح اس نے کاکشی نگر میں بھی یہی کھیل کھیلا، پہلے ایک منار والی مسجد کے دعوتی حلقے سے جڑ گیا، پھر لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے خوب غربت وافلاس کا مظاہرہ کیا، اب اسکی رہائش الطاف حسین مرحوم کے یہاں تھی، اسی دوران اسکے والد حنیف صاحب کا اچانک بہار سے آنا ہوا، تو شکیل نے نہ صرف یہ کہ انکی کوئی خدمت نہ کی، بلکہ غصہ میں بھر کر انہیں گالیاں دیں، رسوا کیا، اور اپنے گھر سے نکالدیا، وہ بیچارے رنج وغم سے چور وطن واپس ہو گئے، شکیل کی موجودہ حالت ہمارے نزدیک اسی بدسلوکی کا نتیجہ ہے، کیونکہ والدین کی بددعائیں انسان کو عموماً دین وایمان سے محروم کردیتی ہیں۔

الغرض معاشی استحکام اور تعلقات کی وسعت کے بعد شکیل کو جب کچھ مضبوطی کا احساس ہوا تو اس نے پھر خاموشی کے ساتھ لوگوں کی تشکیل شروع کردی، اور روحانی مجلسوں کا انعقاد کر کے وہ باضابطہ مہدویت کی بیعت کرنے لگا، مقامی ساتھیوں کو اسکا علم ہوا تو وہ لرز گئے اور فوراً ہی انہوں نے رمیش پارک کی بڑی مسجد میں علماء وائمہ کو جمع کیا، عوام نے بھی اس میں بڑی تعداد میں شرکت کی، اور سب نے ملکر شکیل سے اسکی مہدویت کا ثبوت مانگا، وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا، آدھی رات تک بھی جب کوئی نتیجہ نہ نکلا تو حاضرین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور انہوں نے مسجد ہی میں اسکی جم کر پٹائی کی، بالآخر اس نے سب سے معافی مانگی اور تحریری طور پر یہ اقرار کیا کہ میرا دعویٰ غلط ہے اور آئندہ میں ایسی شیطانی حرکت نہیں کرونگا۔

مجلس کے اختتام پر ذمہ داران نے شکیل کو دہلی بدر کرنے کا فیصلہ کیا اور چند نوجوانوں کے ساتھ اسے ریلوے اسٹیشن روانہ کردیا، تاکہ دربھنگہ جانے والی کسی بھی ٹرین پر سوار کر کے دھلی کو ہمیشہ کے لئے اس نجاست سے پاک کردیا جائے، لیکن افسوس ٹرین بہت زیادہ لیٹ تھی، لوگ زیادہ انتظار نہ کر سکے، اور اسے پلیٹ فارم ہی پر چھوڑ کر واپس آگئے، اب وہ آزاد تھا، دھلی کیوں چھوڑتا، اس نے فوراً واپسی کا فیصلہ کیا، اور لکشمی نگر ہی کے دوسرے قریبی علاقہ

میں رہائش اختیار کر لی، لیکن مسلمانوں کا ردِعمل جاری رہا، ایک مرتبہ مدنی مسجد میں بھی ہم نواؤں سمیت اسکی پٹائی ہوئی، استرے سے سر بھی مونڈھا گیا، وہ پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا، اور سرکاری تحفظ حاصل کر کے اس نے مذکورہ مسلمانوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی، جس کی بناپر ان غریبوں کو بڑی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن الحمدللہ وہ بالکل خوف زدہ نہ ہوئے، انہوں نے اس موضوع پر بڑی مسجد ہی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا، جس میں مسئلہ مہدی پر علماء نے بھرپور روشنی ڈالی، اور احادیث کی رو سے شکیل کے دعوے کی تردید کی، مفتی عبدالرحمٰن صاحبؒ مدرسہ امینیہ دھلی اور مفتی مکرم صاحب مسجد فتح پوری نے اس پر گمراہی کا فتویٰ دیا، جس کے نتیجہ میں عوام الحمدللہ بالکل مطمئن ہوگئے، اور انکے ذہنوں میں پھر کوئی خلجان نہ رہا، مرکز نظام الدین کی مؤقر شخصیت جناب ڈاکٹر نادر علی صاحب دامت برکاتہم نے مسلسل ساتھیوں کی رہنمائی کی اور ہر مرحلے میں ان کے مشورے بھی شامل حال رہے۔

شکیل آج بھی لکشمی نگر میں موجود ہے، پہلی بیوی کو طلاق دے چکا ہے، جس کے نتیجہ میں سسرال والے اسکی جان کے دشمن ہیں، جبکہ دوسری بیوی ڈی ڈی اے میں ملازم ہے، اورتازہ اطلاع کے مطابق اس نے تیسری شادی حسیب نامی کسی مرید کی لڑکی سے کی ہے، وہ عموماً گھر کے اندر ہی رہتا ہے، نہ کسی سے ملتا ہے اور نہ ہی باہر نکلتا ہے، دھلی کے مسلمانوں سے مایوس ہوکر اس نے اپنی تمام تر توجہ مہاراشٹر، آندھراپردیش اور کرناٹک پر مرکوز کر رکھی ہے۔

ان ریاستوں میں کچھ لوگ اس کے ہم نوا ہیں، شکیل کے مسلسل دورے ہوتے ہیں، اور جمال وعمران اور ساجد وشہواربڑی پلاننگ کے ساتھ اسکے مشن کو چلارہے ہیں، بعض حضرات نے بتلایا کہ اب یہ لوگ دھلی چھوڑ کر جلد ہی اورنگ آباد میں بودوباش کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور وہاں ایک بڑی آراضی پر اپنے ہم نواؤں کی ایک مستقل بستی بسارہا ہے۔

آخیر میں ہم قارئین کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ ان فتنہ انگیزیوں کی بناپر خود شکیل

کا خاندان اتنا برہم ہے کہ اگر غلطی سے وہ کبھی اپنے گھر چلا گیا تو شاید زندہ بھی نہ بچ سکے گا اس لئے شکیل خاندان و وطن سے اپنا ناطہ بالکل توڑ چکا ہے۔

گمراہ کن کتاب اور اسکا مختصر جائزہ:

چند سال قبل دہلی کے بعض علماء نے ہمیں اس فتنے کی طرف توجہ دلا کر اسکے فوری تعاقب کا مشورہ دیا تھا، لیکن مصنف نے عمداً کچھ بھی لکھنے سے گریز کیا، کیونکہ ایسے گمنام لوگوں پر خامہ فرسائی بسا اوقات انھیں تعارف و شہرت کی بلندیوں تک پہونچا دیتی ہے، جس سے فائدہ کم نقصان زیادہ ہوتا ہے، لیکن مہاراشٹر کے غیرت مند مسلمانوں کے خط کے بعد اب چشم پوشی مناسب نہیں، اور ایسی مختصر تحریر کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے جو تمام غلط فہمیوں کا پردہ چاک کر کے شکیل کی حقیقت اور اسکے فراڈ کو پوری طرح آشکارا کر دے، چنانچہ ہم سب سے پہلے اس کے کتابچہ پر نظر ڈالتے ہیں جو کئی سال قبل منظر عام پر آیا ہے، ۸۸ صفحات پر مشتمل اس رسالے کا عنوان ہے "مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئیاں"۔ شکیل نے اس میں اپنے دعوے کو ثابت کرنے کیلئے ایسی عیارانہ گفتگو کی ہے جو اہل علم کے لئے خواہ مضر نہ ہو، لیکن سادہ لوح مسلمان تو اسے پڑھ کر ضرور چکمہ کھا جائیں گے، اسلئے قارئین کو ہم اس کا سرسری مطالعہ کرانا چاہتے ہیں، پھر امام مہدی کی علامات کی روشنی میں شکیل کا پوسٹ مارٹم کیا جائیگا۔

مضامین کی چوری:

نبوت و ولایت کا دعویٰ کرنے والوں کی بابت تاریخ بتاتی ہے کہ وہ دلائل گھڑنے میں اتنے جری و بے باک ہوتے ہیں کہ نہ صرف کھلی خیانت کرتے ہیں، بلکہ آیات واحادیث کو جان بوجھ کر ایسے غلط معنی پہناتے ہیں کہ دل دہل جاتا ہے، اور ڈر لگتا ہے کہ دین سے اس کھلواڑ کی پاداش میں کہیں سب پر اللہ کا عذاب نہ آ جائے، شکیل بھی کیونکہ اسی مکار ٹولے کا فرد ہے، اس لئے ہاتھ کی صفائی میں وہ کیوں دوسروں سے پیچھے رہتا، چنانچہ ہم نے جب اس کی کتاب پڑھنا شروع کی تو معلوم ہوا کہ وہ غلام احمد قادیانی کا سچا جانشین ہے، وہی

لوائیں، وہی عیاری، وہی جھوٹ، وہی کذب بیانی، الغرض ہر باب میں وہ اس کے نقش قدم پر چلتا نظر آیا، اس نے ۸۸ حدیثوں میں سے ۹۰٪ حدیثیں راقم الحروف کی کتاب ''امام مہدی شخصیت وحقیقت'' سے نقل کی ہیں اور ترجمہ تک تقریباً وہی ہے، لیکن خیانت دیکھئے کہ کہیں ہمارا حوالہ نہیں دیتا، اور ظالم اس طرح قلم چلاتا ہے گویا خود مطالعہ کر کے اس نے یہ حدیثیں دریافت کی ہوں، شروع میں تو ہم نے صرف اندازہ ہی لگایا تھا، لیکن بعد میں اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ایک صاحب نے براہ راست ہمیں اطلاع دی کہ انہوں نے خود ہماری کتاب اسکی میز پر دیکھی ہے، اور وہ احادیث عموماً اسی سے کوڈ کر کے اپنے نام سے شائع کرتا ہے، کسی مصنف کی کتاب سے سب کچھ لیکر بھی اسکا حوالہ نہ دینا علمی سرقہ ہے، جسکا ارتکاب شکیل جیسے بے شرم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

مطلق العنانیت:

اہل تصنیف قرآن وسنت کے دلائل کے بعد شہادت کے طور پر عموماً اکابر علماء کے حوالے بھی پیش کرتے ہیں، تا کہ ان کا موقف معقول نظر آئے اور قارئین کو پھر اس کی صداقت میں کوئی شبہ نہ ہو تقریباً تمام باطل فرقوں نے اسی علمی طرز کا استحصال کرنے کی کوشش کی ہے، گو وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے، لیکن شکیل دین وشریعت میں خود کو مطلق العنان سمجھتا ہے، اس لئے چھیالیس احادیث نقل کرنے کے باوجود اس نے امت کے کسی ایک شارح یا عالم کا نام تک لینا گوارہ نہیں کیا، اور ہر جگہ ایسی حاکمانہ گفتگو کی ہے گویا اللہ ورسول کے بعد وہی بس سب سے بڑی اتھارٹی ہے۔ قارئین اندازہ لگائیں کہ شکیل کس درجہ گھمنڈی اور متکبر ہے اور شیطان اس پر کس طرح حاوی ہو چکا ہے۔

چودہ صدیوں کے علماء کی توہین:

مہدویت کا روپ بھرنے والے علماء کی بصیرت وخدمات کا کلیتاً انکار کرتے ہیں، تا کہ ان کی عبارتوں کو پیش کر کے ان ناخدا ترسوں کے دعوے کا رد نہ کیا جا سکے، چنانچہ شکیل

بھی اپنی کتاب میں اسی ڈگر پہ چلا ہے، وہ قارئین کو جابجا یہ تاثر دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں بہت گنجلک اور پیچیدہ ہیں اور انہیں چودہ صدیوں تک امت کا کوئی عالم سمجھ بھی نہ سکا ہے، اب انکے فہم وشعور کا ملکہ اللہ کی طرف سے بس شکیل کو عطا ہوا ہے، اس لئے وہ مہدی کی بابت جو کچھ بک رہا ہے وہ قرآن وحدیث کی طرح اٹل ہے اور اسے چیلنج کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ قارئین ذرا غور تو کریں کہ جن اسلاف واکابر نے قرآن وحدیث کے سمجھنے میں اپنی پوری پوری زندگیاں وقف کر دیں، وہ تو سب ملکر بھی حضور کی پیشین گوئی نہ سمجھ سکے اور شکیل انہیں علماء کی تحریریں پڑھکر سب کچھ سمجھ گیا، حالانکہ نہ اس نے کہیں دینی تعلیم حاصل کی ہے اور نہ ہی اسے عربی زبان کی کوئی شدبد ہے، یہ بلند بانگ دعوے ہی دراصل قاری کو اسکی جہالت اور گمراہی کا یقین دلاتے ہیں۔

دھاندلی کا مظاہرہ:

مہدویت کا ڈھونگ کرنے والے ان احادیث کو جھٹلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں جو ان کے مکروفریب کے پردے چاک کر کے مسئلے کو پوری طرح منقح کر دیتی ہیں، شکیل بھی قادیانی کی طرح خود کو اصل معیار سمجھتا ہے، اسلئے روایات کے ساتھ اس نے بھی وہی کھلواڑ کیا جو اس کے پیش رو ماضی میں کر چکے ہیں، صحیح حدیث کو ضعیف کہا اور ضعیف وموضوع روایات اس نے بے دھڑک مستند قرار دیدیں، اور یہاں تک لکھدیا کہ جو علامات اس کی ذات پر منطبق ہورہی ہیں انہیں تو تسلیم کیا جائے اور جو اسکے خلاف پڑتی ہیں انہیں رد کر دیا جائے، کیونکہ حدیثیں شکیل کی پابند ہیں، شکیل حدیثوں کا نہیں۔ یہ گمراہی کی آخری حد ہے اور یہاں تک پہونچنے کے بعد بہت کم لوگوں کو واپسی کی توفیق ملتی ہے۔

یہود ونصاریٰ کی برأت:

علامات مہدی کو ناقابل فہم بنا کر شکیل نے ان تمام پیشین گوئیوں کو بھی مطلقاً گنجلک پیچیدہ قرار دے ڈالا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متعلق توریت وانجیل میں مذکور تھیں، اس کا کہنا ہے کہ یہود ونصاریٰ انھیں کماحقہٗ نہ سمجھ سکے اور عدم معرفت کی بنا پر وہ

بالآخر ایمان سے محروم رہے۔ قارئین ذرا غور فرمائیں کہ وہ کتنی خوبصورتی کے ساتھ ان کے بغض وعناد کی توجیہ کرکے عدم معرفت کا شوشہ چھوڑ رہا ہے، حالانکہ یہ نظریہ قرآن وحدیث کی صریح مخالفت کرتا ہے، کیونکہ یہ پیشین گوئیاں اگر اتنی ہی مبہم اور پیچیدہ ہیں کہ ان کا مصداق کسی کی سمجھ میں ہی نہیں آتا تو پھر ایسی پہیلیوں کا فائدہ ہی کیا ہے اور کیا اس طرح کی پہیلیاں بجھانا انبیاء کی شایانِ شان ہے؟ نہیں، بلکہ وہ تو پردہ غیب میں چھپے واقعے کی طرف اتنا واضح اشارہ کرتی ہیں کہ اسکا ظہور ہوتے ہی اہل علم فوراً سمجھ جاتے ہیں، اور پھر کسی کو بھی اس کی معرفت میں شبہ نہیں رہتا قرآن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت اعلان فرمایا **یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والإنجیل** یعنی وہ نبی امی کی شخصیت کو اپنی توریت وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، یہاں مکتوب کا لفظ استعمال کیا گیا جس کے معنی ہی یہ ہیں کہ حضور کی تمام تر علامات اور مکمل سراپا آسمانی کتابوں میں درج تھا، چنانچہ جب آپ کی بعثت ہوئی تو کیا بادشاہ اور کیا رعایا اور کیا علماء اور کیا عوام، کسی بھی صاحب نظر کو پہچاننے میں دقت نہ ہوئی، حبشہ کا بادشاہ نجاشی تو محض علامتیں سن کر ہی ایمان لے آیا، رومی سلطنت کے بادشاہ ہرقل نے بھرے دربار میں آپ کی نبوت ورسالت کا کھل کر اعتراف کیا، عبداللہ بن سلام یہودی عالم نے بھی آپ کو دیکھتے ہی نبوت کی تصدیق کردی، اور سلمان فارسیؓ نے راہبوں کی عطا کردہ نشانیوں کی روشنی میں جائزہ لیا اور وہ بھی فوراً ہی مسلمان ہوگئے، ان کے علاوہ بقیہ اہل کتاب کا حال وہ تھا جس سے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے پردہ اٹھایا ہے، فرماتی ہیں:

> جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا (جو دونوں بڑے یہودی عالم تھے) آپ سے ملنے پہونچے، بہت دیر تک گفتگو کی، پھر جب گھر واپس ہوئے تو دونوں کے چہرے فق تھے، میں نے کان لگا کر دونوں کی گفتگو سنی۔
>
> چچا! کیا واقعی یہ وہی نبی ہے جس کی بعثت کی خبر ہماری کتابوں میں دی گئی ہے؟
>
> واللہ! خدا کی قسم وہی ہے۔
>
> چچا! کیا تم کو اس کا پورا یقین ہے؟

والد! ہاں!! بخدا پورا یقین ہے۔

چچا! پھر اب کیا ارادہ ہے؟

والد! جب تک جان میں جان ہے میں مخالفت کروں گا اور اس کی بات کسی صورت چلنے نہ دوں گا۔(ابن ہشام ۲/۱۶۵)

یہ واقعات بتاتے ہیں کہ پچھلی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات اتنی واضح اور مکمل تھیں کہ حضور کی بعثت کے وقت اہل کتاب کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی اور قرآن کی صراحت کے مطابق وہ نبی کی ذات اور اس پر نازل ہونے والی کتاب کی ایسی ہی معرفت رکھتے تھے جیسا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کی رکھتا ہے یعرفونہ کما یعرفون أبنائهم۔ اب قارئین فیصلہ کریں کہ شکیل یہود و نصاریٰ کی وکالت کر کے ان کے بغض و عناد پر کیوں پردہ ڈال رہا ہے؟ کہیں یہ کسی خفیہ تال میل کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

شیطانی رعونت:

کتاب کے مطالعہ کے دوران ایک احساس قاری کو یہ ہوتا ہے کہ اسکے مصنف پر ایک شیطانی دھن سوار ہے اور وہ بہ ہر صورت اپنا مدعا ثابت کرنے پر تلا ہے، خواہ قرآنی آیات یا احادیث رسول سے اسے کتنا ہی کھلواڑ کیوں نہ کرنا پڑے، چنانچہ دلائل کی تلاش میں اس نے نہ صرف بے عقلی کا مظاہرہ کیا بلکہ ایسی صریح حماقت تک کر گیا جسے عام قاری بھی نظر انداز نہیں کر سکتا، مثلاً امام مہدی کے ظہور سے پہلے وفات پانے والے حاکم کو وہ حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ قرار دیتا ہے، جبکہ دریائے فرات سے نکلنے والے سونے کے خزانے سے مرکز نظام الدین کی امارت مراد لی اور اسکی خاطر جنگ لڑنے والے تین شہزادے اسے حضرت مولانا اظہار الحسن کاندھلویؒ، حضرت مولانا زبیر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد سعد صاحب مدظلہٗ کی صورت میں نظر آئے۔

قارئین خود فیصلہ کریں کہ حدیثوں کا اگر ایسا ہی من چاہا مطلب لیا جائے تو پھر یہ علامت ہر ایک پر فٹ ہو سکتی ہے اور دنیا کا ہر شخص امام مہدی بن سکتا ہے، یقیناً یہ ایسی بچکانہ حرکتیں ہیں جن کی تردید کی بھی ضرورت نہیں اور انھیں زبان پر لانے کی کوئی عقلمند تو ہمت بھی

نہیں کرسکتا، لیکن دور حاضر کا المیہ دیکھئے کہ شکیل اسطرح کی بکواس لکھ کر چھاپ رہا ہے اور لوگ اسکے نام کا کلمہ پڑھ رہے ہیں، مولیٰ!! اب تو ہی اس دین کا محافظ ہے۔

گمراہی کی سوداگری:

مہدویت کا دعویٰ کرنے والوں کی لمبی قطار میں ان حضرات کی تعداد تو بہت کم ہے جو واقعتاً کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر راہِ راست سے بھٹک گئے، ان میں اکثریت ایسے ہی ناخدا ترس لوگوں کی ہے جنھوں نے دنیا کی خاطر کج روی اختیار کی اور جان بوجھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا، شکیل بھی اسی طبقے سے تعلق رکھتا ہے، اسے کوئی غلط فہمی ہے اور نہ ہی کسی حدیث سے دھوکہ لگا ہے، بلکہ ایک منظم پلان کے تحت وہ یہ خطرناک مہم چلا رہا ہے اور قادیانیوں کی طرح اس کا مقصد بھی امت مسلمہ کو گمراہی کے صحراء میں بھٹکا کر ملی اتحاد و شوکت کو پارہ پارہ کرنا ہے، ہمیں ان اہل نظر کی رائے کافی درست معلوم ہوتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ شکیل باطل کا ایجنٹ ہے اور کسی ماورائی طاقت کے اشارے پر ہی وہ یہ سارا کھیل کھیل رہا ہے۔

یہ تھے وہ تأثرات جو مدعی کی کتاب پڑھ کر بے ساختہ ذہن کے پردے پر نمودار ہوئے اور ہم نے بے کم وکاست انھیں شروع ہی میں نقل کرنا ضروری سمجھا، تاکہ قارئین ان نکات کی روشنی میں جب ہمارا تجزیہ پڑھیں تو حقیقت کے ادراک میں کوئی دشواری نہ ہو اور مسئلہ پوری طرح منقح ہو کر ان کے سامنے آجائے، اس وقت انھیں اندازہ ہوگا کہ شکیل کوئی نیا فتنہ نہیں بلکہ اسی گمراہ طبقہ کا ایک فرد ہے جو تاریخ کے ہر دور میں فساد مچانے کے لئے اٹھا اور خدائی مار کھا کر وہ زمانے کی سلوٹوں میں گم ہو گیا، ان ناخدا ترسوں کے پاس نہ کل کوئی دلیل تھی اور نہ ہی آج کوئی حجت ہے، بس احادیث کو توڑ مروڑ کر وہ اپنے موقف پر استدلال کی ناروا کوشش کرتے ہیں، ماضی کی طرح دور حاضر میں ان کا یہ کھیل جاری ہے اور زمانے کی طویل مسافت بھی انکے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کرسکی، وہی دھاندلی، وہی مکروفریب، وہی تحریف، وہی ہٹ دھرمی اور آنکھوں میں دھول جھونکنے کی وہی عیارانہ کوششیں، الغرض سب کچھ وہی ہے بس پردۂ سیمیں کے کردار بدل گئے ہیں ع:

"صرف جام بدلے ہیں مے وہی پرانی ہے"

علامات مہدی کی روشنی میں شکیل کا پوسٹ مارٹم:

اب ہم قارئین کی سہولت کے لئے شکیل کے سراپے کا ان احادیث کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور علامت بیان کی ہیں اور اس موضوع کو اس قدر مفصل اور کھول کر بیان کیا ہے کہ امام مہدی کی سیرت وسوانح نہ صرف جامع و مکمل نظر آتی ہے بلکہ ان کی شخصیت وکارناموں کی کوئی ادنیٰ کڑی بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہوتی، انکا وطن، نسل وخاندان، نام وولدیت، شکل وصورت، ناک نقش، قدوقامت، چال ڈھال، کردار وسیرت، اخلاق وعادات اور باطل سے معرکہ آرائیوں کی دیگر تفصیلات بھی تمام جزئیات کے ساتھ حضورؐ نے بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

علم حدیث پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ نبی کی گفتگو مختصر وجامع ہوتی ہے اور جزئی تفصیلات عام طور پر بیان نہیں کی جاتیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختصار کو چھوڑ کر مہدی کے باب میں جو تفصیلی اسلوب اختیار کیا ہے اسکی حکمت یقیناً یہی ہے کہ امت کو علامات ونشانیوں کی ایسی کسوٹی دیدیجائے، جو نہ صرف معرفت کا معیار ہو، بلکہ اسی پر پرکھ کر وہ مہدویت کا دعویٰ کرنے والوں کی بابت ہمیشہ صحیح اور قطعی فیصلہ کر سکے، چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی عالم اسلام میں کوئی مہدویت کا دعویٰ لیکر کھڑا ہوا تو علماء فوراً حرکت میں آگئے اور انہوں نے اسی پیمانے سے ناپ کر یکایک اسکے دجل وفریب کا پردہ چاک کر ڈالا، ہم اب شکیل کو بھی انہی علامات کی روشنی میں پرکھ کر دیکھتے ہیں تاکہ حقیقت آشکارہ ہو اور ناظرین اسکی بابت صحیح رائے قائم کرسکیں۔

پہلی علامت :

امام مہدی کی سب سے پہلی علامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ

المهدی من عترتی.	مہدی میری نسل سے ہونگے۔
هو من ولد فاطمة.	وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہونگے۔

سیخرج من صلبه رجل۔ وہ حسنی شاخ میں پیدا ہونگے۔

تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ امام مہدی خانوادۂ نبوت کے چشم و چراغ، فاطمہ زہراء کی اولاد اور حضرت حسنؓ کی نسل سے ہونگے، یہ بالکل صاف اور سیدھی علامت ہے جس میں کوئی پیچیدگی نہیں، لیکن شکیل کیونکہ زبردستی مہدی بننے پر تلا ہے اسلئے سید ہونے کا جھوٹ تو وہ نہ بول سکا، ہاں حضورؐ کی ان صحیح احادیث کو اس نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ آج کل خاندان کا کوئی ریکارڈ نہیں، اسلئے اس کی بنیاد پر امام کی شناخت نہیں ہوسکتی، شکیل نے یہاں سفید جھوٹ بولا، کیونکہ عربوں میں تمام خاندان محفوظ ہیں اور برصغیر میں بھی ہم ایسے بہت سے خاندانوں کا پتہ دے سکتے ہیں جن کی تاریخ محفوظ ہے اور انکا شجرہ حضرت فاطمہؓ سے ہوکر حضورؐ تک پہنچتا ہے، دوسرے یہ کہ اگر نسلی بنیاد پر مہدی کی شناخت نہیں ہوسکتی تو حضورؐ نے اس علامت کو کیوں بیان کیا؟ کیا نعوذباللہ نبی کوئی لغو بات کہہ سکتا ہے؟ امام مہدی کا سید ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہے، اسلئے شکیل پہلی ہی کسوٹی پر کھوٹا ثابت ہوا، کیونکہ اسکا سادات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسری علامت:

خاندانی پس منظر کی وضاحت کے بعد دوسری علامت امام مہدی کا نام اور انکی ولدیت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یواطی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابـی** انکا نام میرے نام کے مطابق اور انکی ولدیت بھی بالکل میری ولدیت کی طرح ہوگی، یہاں آپؐ نے مواطاۃ کا لفظ استعمال کیا، جسکے معنی ہیں موافق و مطابق ہونا اور ہو بہو وہی ہونا یعنی انکا نام بعینہٖ محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا اور بس ——— یہ ہے حدیث کا سیدھا اور صاف مطلب جسکی علماء چودہ صدیوں سے وضاحت کرتے چلے آرہے ہیں، جب کہ اس نئے مدعی کا نام شکیل اور والد کا نام حنیف ہے، گویا نام کے دونوں جز مختلف ہیں اسلئے وہ اس کسوٹی پر بھی کھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

شکیل امت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے یہ کہتا ہے کہ نام کا صرف محمد سے شروع ہونا کافی ہے اور باپ سے مراد یہاں عبد اللہ نہیں حضرت ابراہیم ہیں اور انکا نام بھی

صفاتی نام یعنی حنیف مراد ہے۔ قارئین ذرا غور تو کریں کہ حدیث کی اگر اس طرح من مانی تشریح کی جائے تو دنیا میں ایک نہیں اس وقت لاکھوں مہدی پیدا ہو سکتے ہیں، کیونکہ عجمی مسلمانوں میں نام عموماً محمد ہی سے شروع ہوتا ہے اور یہاں ایسے مسلمانوں کی تعداد کم نہیں، جنکے والد کا نام بھی حضورؐ کے کسی نہ کسی دادا کے مطابق ہے مثلاً محمد جمیل بن عبد المطلب، محمد خلیل بن ہاشم، محمد سجاد بن عبد مناف اسی طرح حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل تک ہمیں بہت سارے نام ملتے ہیں، اب شکیل بتائے کہ وہ اکیس سو سال پہلے کسی دادا کے صفاتی نام پر مہدی بن سکتا ہے تو دوسرے لوگ ۱۰۰، ۱۵۰ سال پہلے کے حقیقی دادا، پردادا اور نگر دادا کے ذاتی نام پر مہدی کیوں نہیں بن سکتے حالانکہ انکی نسبت تو شکیل سے بھی زیادہ طاقتور اور قریب کی ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس پہلو پر اس نے ذرا بھی غور کیا ہوتا تو ایسی حماقت نہ کرتا، اسکا دعویٰ بالکل جھوٹا ہے اور وہ اس کسوٹی پر بھی کھرا نہیں اترتا۔

تیسری علامت :

نسل وخاندان اور نام اور ولدیت کے بعد امام مہدی کی تیسری نشانی متعین صورت اور قد وقامت ہے، حدیث کے مطابق وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فربہ، معتدل القامہ اور ایک منفرد وجیہ شخصیت ہونگے، جب کہ شکل وصورت کی بابت حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

اجلی اجبهة، أقنی ألانف (ابوداؤد)

اشم الانف، اقنی اجلی (مستدرک حاکم)

یعنی انکی ناک بلند وستواں، پیشانی روشن وتابناک اور چہرہ انورانی ہوگا اور وہ حسن وجمال کا ایسا پیکر ہونگے کہ بے ساختہ ان پر نگاہیں ٹکیں گی اور دل انہیں دیکھ کر مچل اٹھیں گے،

شکیل کا رنگ پکا، قد لمبا اور جسم منحنی ہے اور وہ پہلے ٹی بی کا مریض رہ چکا ہے، اسے دیکھ کر دوسرے لوگوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اس لئے شکلاً وجسماً بھی مہدی کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا اور اس کا دعویٰ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

چوتھی علامت:

امام مہدی کی چوتھی نشانی وطنی لحاظ سے ان کا مدنی ہونا ہے، سنن ابی داؤد کی روایت میں صراحت کے ساتھ منقول ہے کہ رجل من اھل المدینة وہ مدینہ منورہ کے باشندے ہونگے، شرعی زبان میں مطلق مدینہ صرف اسی شہر کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دارالھجرۃ ہے اور جہاں آپ کا روضۂ مبارک ہے، قرآن وحدیث میں اسکی مثالیں موجود ہیں، اسلئے عہد رسالت سے آج تک علماء اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں صرف اور صرف مدینہ منورہ مراد ہے، دوسرا شہر ہرگز نہیں، لیکن شکیل کی رعونت دیکھئے کہ چودہ صدیوں کے علماء کو وہ جاہل بنا کر پہلے مدینہ کے معنی شہر بتاتا ہے اور پھر شہر سے دلی مراد لیتا ہے، حالانکہ اس گڑبڑ سے بھی اس کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، کیونکہ وہ دہلی کا نہیں دربھنگہ کا باشندہ ہے، اس مقام پر ہر شخص کو شکیل سے کم ازکم یہ پوچھنے کا حق ضرور ہے کہ دلی کو متعین کرنے کی اس کے پاس کیا دلیل ہے؟ پھر اگر وہ بلا دلیل دہلی کو مراد لیتا ہے تو دوسرا شخص اسی سے دمشق، بغداد، قاہرہ، تہران، لاہور اور کابل مراد کیوں نہیں لے سکتا، یہ بالکل مرزا غلام احمد قادیانی جیسی دلیل ہے، اس نے بھی دمشق سے قادیان مراد لیا تھا، جھوٹا دعویٰ کرنے والے اسی طرح آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں۔

پانچویں علامت :

مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم اور سنن ابن ماجہ کی روایات کے مطابق امام مہدی کے ظہور سے پہلے بڑے دلدوز واقعات رونما ہونگے، جن میں سرفہرست شام وعراق اور مصر کی ناکہ بندی، دریاء فرات سے سونے پہاڑ کا ظہور، شام پر عیسائیوں کی یلغار، منیٰ میں حجاج کی باہم خونریزی اور سفیانی کا فتنہ انگیز خروج ہے، محدثین علامات کے ذیل میں مذکورہ حوادث کا برابر تذکرہ کرتے رہے ہیں، ابھی ان میں سے صرف عراق وشام کی اقتصادی ناکہ بندی کا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے، بقیہ حقائق تاہنوز پردہ خفاء

میں ہیں، ان سے پہلے ہی کسی کا باہر نکل کر مہدویت کا دعویٰ کرنا دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان علامات کو جھٹلانا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے شرط ہیں، اس لئے شکیل کا دعویٰ درست نہیں، وہ خوب جانتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

چھٹی علامت:

مسند احمد، سنن ابی داؤد اور مستدرک حاکم کی احادیث بتلاتی ہیں کہ مہدی کے ظہور سے پہلے ایک خلیفہ کی موت ہوگی جس کی جانشینی پر اختلاف شروع ہوگا اور پھر فوراً ہی امام مہدی کا ظہور ہو جائیگا۔ خلیفہ شرعی زبان میں اس حاکم کو کہتے ہیں جو اسلامی نظام حکومت کا والی ہو، ظاہر ہے یہ صورت حال صرف سعودی عرب میں ہے اور علماء کی صراحت کے مطابق حضورؐ نے اسی کے پس منظر میں یہ گفتگو کی ہے، حدیث میں مذکور مدینہ اور مکہ اسی کی دلیل ہے، اس لئے یہاں عہد آخر کا کوئی حجازی فرماں رواں مراد ہے۔ شکیل کیونکہ دہلی میں رہتا ہے، اس لئے کافی سوچ و بچار کے بعد اس نے اس مشکل کا یہ حل نکالا کہ جب ۱۹۹۵ میں حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ کی وفات ہوئی تو جھٹ انہیں خلیفہ قرار دیکر اس نے اپنا ظہور کر لیا، حالانکہ حضرت جی نہ کسی ملک کے حاکم تھے، نہ ہی انہوں نے کبھی خلافت کا دعویٰ کیا اور نہ مسلمان انہیں خلیفہ سمجھتے تھے، اس لئے محض شکیل کے بک دینے سے یہ علامت پوری نہیں ہو سکتی، اس طرح تو عالم اسلام کی دینی تنظیموں اور اداروں کے ہر سربراہ کے انتقال کے بعد لوگ جگہ جگہ مہدی کا دعویٰ کر سکتے ہیں، اب مدعی بتائے کہ اسکا دعویٰ کیوں صحیح ہے اور دوسروں کا کیوں غلط ہے؟ شکیل اس بحث سے دبے پاؤں نکلنا چاہتا ہے، لیکن پاسبان امت اتنے نااہل نہیں جو اس کی شیطانی بکواس پر بھی مواخذہ نہ کریں، اسے یہاں رک کر بتانا ہی پڑے گا کہ اس موقف کی اس کے پاس کیا دلیل ہے، ورنہ قوم اسے جھوٹا سمجھنے پر مجبور ہوگی۔

قارئین کو ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ وہ کسی عقیدت کی بنا پر ان علامتوں کو تبلیغی جماعت پر منطبق نہیں کر رہا ہے، بلکہ اسکا مقصد محض اپنے دعوے کو بنیاد فراہم کرنا ہے، ورنہ دوسرے تمام اداروں اور تنظیموں کی طرح وہ دعوت و تبلیغ کا بھی مخالف ہے اور اس نے اپنی کتاب میں

اس کام کی خوب کھلی اڑائی ہے۔

دوسری چیز یہاں مدینہ منورہ سے اسکا دہلی مراد لینا ہے، وہ کہتا ہے کہ جس طرح مدینہ سے اسلام پھیلا اسی طرح دہلی سے پھیلا، حالانکہ یہ دلیل ہی سرے سے غلط ہے، کیونکہ دین کی نشر و اشاعت کو اگر معیار بنایا جائے تو دہلی کا نمبر بہت بعد میں آیگا، اس سے پہلے لازماً دمشق، بغداد، قاہرہ اور ترکی مراد لینے ہونگے، کیونکہ یہ چاروں خلافت کا پائے تخت رہے اور صدیوں تک وہاں سے دنیا میں دین کی تبلیغ ہوئی، خود دہلی کے حکمراں عباسیوں اور ترکوں سے حکومت کا پروانہ لیتے تھے، اسلئے آج کوئی شامی، عراقی، مصری یا ترکی مہدویت کا دعویٰ کرے تو اس دلیل کی بنیاد پر شکیل کی بہ نسبت اسکا دعویٰ زیادہ درست ہوگا، مدعی نے استدلال کا یہ طریقہ مرزا غلام احمد قادیانی سے سیکھا ہے، وہ دمشق سے قادیان مراد لیا کرتا تھا۔

اگر استدلال کی یہی گرم بازاری رہی تو ہر چیز کی حقیقت الٹ جائیگی اور لوگ امریکہ سے چین، نیپال سے سوڈان اور لاہور سے کابل مراد لیں گے۔ ظالم کچھ تو شرم کر ایسی حماقت پر تو بچے بھی ہنسیں گے، ہمارا اندازہ ہے یہ شگوفہ چھوڑتے وقت شیطانی جذبات نے شکیل کو بڑی داد دی ہوگی کہ وہ امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے کیسا شاندار جھوٹ بول رہا ہے۔

ساتویں علامت :

مہدی کے ظہور سے پہلے دریائے فرات میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، جس پر قبضہ کرنے کیلئے تین شہزادے لڑیں گے۔

پورا واقعہ صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ میں منقول ہے:

عن ابی کعبؓ قال إنی سمعت	حضرت بن کعب سے مروی ہے کہ میں
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
یقول یوشک الفرات أن یحسر	فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب دریائے
عن جبل من ذهب فإذا سمع به	فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا،

الناس ساروا إليه فيقول من عنده
لئن تركنا الناس يأخذون منه
ليذهبن به كله قال فيقتتلون عليه
فيقتل من كل مأة تسعة وتسعون ۔

(كتاب الفتن / صحيح مسلم)

لوگوں کو جب اسکا پتہ چلے گا تو وہ اسکی
طرف دوڑیں گے اور مقامی لوگ کہیں
گے کہ ہم نے اگر کچھ نہیں کہا تو یقیناً لوگ
سارا سونا لے اڑیں گے (چنانچہ وہ دوسروں
کو روکیں گے) اسی پر ایسی جنگ ہوگی
کہ ان میں ننانوے فیصد وہیں کٹ
مریں گے۔

عن ثوبان قال قال رسول اللّٰه
صلى اللّٰه عليه وسلم يقتتل
عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن
خليفة ثم لا يصير إلى واحد منهم
ثم تطلع الرأيات السود من قبل
المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله
قوم ثم ذكر شيئا لم احفظه فقال
إذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على
الثلج فإنه خليفة اللّٰه المهدى

(ابن ماجه باب خروج المهدى)

حضرت ثوبان سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تمہارے خزانے پر تین آدمی جنگ
کریں گے اور ان میں سے ہر ایک کسی
حاکم کا لڑکا ہوگا، لیکن یہ خزانہ ان میں
سے کسی کو نہ مل سکے گا، پھر مشرقی سمت
سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے اور یہ
لوگ تم سے ایسی خونریز جنگ کریں گے
کہ اس سے پہلے کوئی بھی اس شدت
سے نہ لڑا ہوگا۔

حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے
کوئی بات ارشاد فرمائی جو میں یاد نہ رکھ سکا،
پھر آخر میں کہا کہ جب تم اسے دیکھو تو فوراً
بیعت کر لینا چاہے تمہیں برف پر گھسٹ

کر ہی کیوں نہ آنا پڑے کیونکہ وہ
یقیناً اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

آٹھویں اورنویں صدی ہجری کے مشہور محدث حافظ ابن حجرؒ **فتح الباری شرح صحیح البخاری** میں لکھتے ہیں **إنہ یقع عند ظھور المھدی**[۱]، یہ واقعہ ظہور مہدی کے وقت کارونما ہوگا۔ یعنی اولاً خزانے پر تین عرب شہزادوں کی جنگ ہوگی پھر کچھ لوگ مشرق سے آکر اس بری طرح عربوں سے لڑیں گے کہ گذشتہ تاریخ میں اسکی مثال تک ملنا مشکل ہوگی، یہ واقعہ بلا شبہ عراق اور دریائے فرات سے متعلق ہے، کسی اور ملک کو مراد لینے کی یہاں قطعاً کوئی گنجائش نہیں، لیکن شکیل مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح کیونکہ حدیثوں میں تحریف کرنے سے بالکل نہیں ہچکچاتا، اسلئے مذکورہ تمام واقعات کو ہندوستان پر فٹ کر کے اس نے بڑی بے شرمی کے ساتھ ان کی بھونڈی تاویلیں کی ہیں، وہ کہتا ہے کہ یہاں خزانہ سے مراد مرکز نظام الدین کی سربراہی ہے اور جنگ لڑنے والے تینوں شہزادوں کا مصداق حضرت مولانا اظہار الحسن کاندھلویؒ حضرت مولانا محمد زبیر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد سعد صاحب مدظلہٗ ہیں۔

قارئین غور فرمائیں کہ شکیل کتنی دلیری کیساتھ آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے، اگر علامت مہدی کو اسی طرح کہیں بھی فٹ کردیا گیا تو ہر حدیث کا مفہوم الٹ جائیگا اور ایسی من چاہی تشریح کر کے انسان مہدی نہیں بلکہ نبی اور خاتم الانبیاء بھی بن سکتا ہے !!حدیث میں **اقتتال** کا لفظ استعمال ہوا ہے جسکے معنی ہیں باہم کٹ مرنا، دوسری روایت کے مطابق اس جنگ میں ۹۹٪ شرکاء کٹ مریں گے۔ اب شکیل بتائے کہ حضرت جی کے بعد جب مرکز میں امارت پر غور وخوض ہوا تو تینوں میں کتنی تلواریں چلیں؟ باہم کتنا کشت وخون ہوا؟ اور تمام فریقوں کے مقتولین کی تعداد کیا رہی؟ کیا وہ قیامت تک ان سوالوں کا جواب دے سکتا ہے؟ قلم کی عیاری دیکھئے کہ ظالم کس خوبصورتی سے مذکورہ علماء کو اقتدار کا خواہاں، مال ودولت

---

۱ ... باب خروج المهدی

کا حریص، اور مفاد پرست ثابت کر رہا ہے!! بھلا ان بزرگوں کا اس علامت سے کیا تعلق؟ شکیل مشرق کے لفظ کو پکڑ کر ہندوستان سے امام مہدی کے مکہ جانے کی بات کرتا ہے، حالانکہ دریائے فرات کے مشرق میں افغانستان واقع ہے، ہندوستان نہیں، پھر اس مفہوم کی مذکورہ دونوں روایتوں میں کوئی صراحت نہیں کہ مشرق سے جانے والے لوگ امام مہدی کا دستہ ہونگے اور انہیں کی معیت میں وہ عراق کا سفر کریں گے۔ یہاں صرف اس جماعت کا تذکرہ ہے جو افغانستان سے جا کر سب سے پہلے مہدی کی مدد کریگی، شکیل کے باطل دعوے کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

آٹھویں علامت:

عہد آخر میں ملت کی زبوں حالی پر خاصان امت ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے ہونگے، ان کی خواہش ہوگی کہ مہدی جلد از جلد ظاہر ہو کر باطل طاقتوں کا زور توڑیں اور عالم اسلام ایک بار پھر شان وشوکت کے بلند مقام پر فائز ہو، چنانچہ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد، اوسط طبرانی اور مستدرک حاکم وغیرہ کی صحیح روایات بتاتی ہیں کہ حجازی حاکم کی وفات کے بعد امام مدینے سے بھاگ کر مکہ آجائیں گے، مبادا لوگ ان پر حکومت کی ذمہ داریاں ڈال دیں لیکن ان کی غیر معمولی شخصیت کے پیش نظر امت کے ذمہ دار انھیں ڈھونڈ کر بیعت کیلئے مجبور کریں گے اور بالآخر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان مہدی کا علانیہ ظہور ہوگا، باری تعالیٰ ان کے اردگرد بادل کے ٹکڑوں کی طرح مخلصین کو جمع کر دے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے حرم میں ایمان ویقین کے متوالوں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگے گا۔

یہ ہے وہ عقیدہ جس پر امت پہلی صدی ہجری سے پندرہویں صدی تک ایمان رکھتی آئی ہے اور اس طویل زمانے میں کس بھی بھلے مانس نے اس میں شک نہیں کیا، شکیل مہدی کی اس عمومی معرفت کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے کہ امت کے اہل حق کیا اتنے بے وقوف ہونگے کہ سابقہ تعارف کے بغیر کسی گمنام کا دامن فوراً تھام لیں، ایسا تو حضورؐ کے ساتھ بھی نہیں

ہوا، ایک تو نبی سے کسی امتی کا موازنہ ہی جہالت کی علامت ہے، پھر وہ اس موٹی حقیقت کو نہیں جانتا کہ حضور کی بعثت بت پرست مشرکوں میں ہوئی تھی اور وہاں مسئلہ کفر چھوڑ کر ایمان لانے کا تھا، جو یقیناً ایک مشکل چیز ہے، جب کہ مہدی کے مخاطب مسلمان ہیں اور وہ بھی علم ومعرفت کے بلند مقام پر فائز ہیں، اسلئے حکومت کے سقوط کے بعد انھیں اس حسنی نسب شخصیت سے زیادہ خلافت کے لائق کوئی دکھائی نہیں دے گا، وہ ایمانی فراست کی بدولت انھیں پہچان کرفوراً عمومی بیعت کیلئے مجبور کریں گے اس صورت میں اہل حق کی پیش قدمی خالص فطری اور منطقی نظر آتی ہے اور اسباب کی رو سے بھی ہم واقعات کے تسلسل کو ایک فطری نتیجہ ماننے پر مجبور ہیں، یہاں مہدی کو گمنام اور پردیسی قرار دیکر امت کے ذمہ داروں کا مذاق اڑانا سراسر جہالت اور پرلے درجہ کی عیاری ہے۔

شکیل ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اور مکہ جاکر دعویٰ کرنا اسکے لئے واقعتاً بہت بڑا اور دوبھر ہے، اسلئے ایک طرف اس نے مہدی کے اچانک ظہور کا انکار کیا تو دوسری سمت مندرجہ ذیل دو حدیثیں پیش کر کے امام کی جلاوطنی کا بڑا پرفریب افسانہ گڑھا ہے۔

وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من وراء النهر يقال له الحارث بن حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطن اويمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته.

(رواہ ابو داؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہر کے پیچھے سے ایک شخص کا ظہور ہوگا، جس کو حارث وحراث کہا جائیگا، اس کے لشکر کے سب سے اگلے حصہ پر ایک شخص نگراں ہوگا، جسکا نام منصور ہوگا، وہ اہل بیت کی اسی طرح پشت پناہی کریگا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پناہی کی، ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا، یا فرمایا اسکی ہم نوائی کرنا

عن عبد اللّٰه قال بينمانحن عند رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اذاقبل فيتمن بني هاشم فلما رآهم النبي صلى اللّٰه عليه وسلم اغرورقت عيناه وتغير لونه قال فقلت مانزال نرى في وجهك شيئا نكرهه. فقال انااهل بيت اختار اللّٰه لنا الآخرةعلى الدنيا وان اهل بيتي سيلقون بعدي بلاء وتشريدا وتطريدا حتى يأتي قوم من قبل المشرق معهم رايات سود فيسألون فلايعطون ما سألوا يقبلونه حتى بلغوها إلى رجل من اهل بيتي فيملؤها قسطا كما ملؤوها جورا. فمن ادرک ذلک منکم فلياتهم ولو حبوا على الثلج.

(سنن ابن ماجه)

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک چند ہاشمی نوجوان آپ کے پاس آئے انہیں دیکھ کر حضورؐ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں چہرے کا رنگ بدل گیا، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول کیا بات ہے کہ ہم برابر آپ کے چہرے پر ایسا تاثر محسوس کرتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت ہیں اللہ نے ہمارے لئے دنیا کے بجائے آخرت مقدر کی ہے میرے اہل بیت بعد میں مصیبت وجلا وطنی سے دوچار ہونگے تا آنکہ آخر میں کچھ لوگ مشرق کی طرف سے آئینگے جنکے جھنڈے کالے ہونگے وہ خیر کے متلاشی ہونگے، لیکن وہ انہیں نہیں دی جائیگی تو پھر وہ قتال کرینگے اور حسب ضرورت انکی مدد کی جائیگی، لیکن وہ اقتدار کو قبول نہ کریں گے تا آنکہ ان جھنڈوں کو میرے خانوادے کے ایک شخص کے سپرد کردیں گے وہ دنیا کو انصاف سے اس طرح بھر دیگا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا تھا، اگر تم میں سے کوئی بھی اس

عہد کو پائے تو ان لوگوں کے پاس
ضرور پہونچے خواہ اسے برف پر گھسٹ
کر ہی کیوں جانا نہ پڑے۔

راویوں کے مضبوط ہونے کے ساتھ حدیث کی صحت کے لئے سند کا متصل ہونا بھی ضروری ہے، اگر دونوں میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو روایت کمزور قرار پائیگی۔ مندرجہ بالا پہلی حدیث میں دو خامیاں ہیں، ایک سند میں، دوسری رجال میں، دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث امام منذری نے اسے منقطع قرار دیا ہے یعنی سند متصل نہیں ہے اسکی کوئی کڑی غائب ہے، جب کہ راویوں میں ابوالحسن کوفی اور ھلال بن عمر وکوفی دونوں مجہول ہیں، محدثین انھیں جانتے تک نہیں، پھر اس کا مضمون بھی ضعف کی شہادت دیتا ہے قریش نے حضور کو کبھی پناہ نہیں دی، وہ تو شروع ہی سے آپ کی مخالفت پر اترے، الزامات لگائے، بے رحمی سے ستایا، قتل کیں سازشیں کی اور آٹھ سال تک جنگیں لڑیں، موٹی سی بات ہے اگر قریش حضور کو پناہ دیتے تو آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کیوں کرنی پڑتی، الغرض روایت ودرایت دونوں اعتبار سے حدیث مستند نہیں اور نہ ہی اس سے شکیل کی بلکہ اس کی کوئی تائید ہوتی ہے۔

جبکہ دوسری حدیث سند ومتن کے اعتبار سے زیادہ کمزور نہیں، لیکن اس میں بھی پہلے تو عہد رسالت کے بعد اہل بیت کی پریشانیوں کا تذکرہ ہے، پھر ایک قوم کا مشرق سے آکر لڑنے کا حضورؐ نے ذکر کیا اور صاف بتلایا کہ وہ لوگ فتح ونصرت کے باوجود خود حکومت قبول نہیں کریں گے، بلکہ یہ امانت وہ امام مہدی کو سونپے گے گویا یہ فاتحین ضرور مشرق سے آئینگے لیکن امام مہدی حجازی ہی میں ہونگے، حدیث میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے یہ ثابت ہو کہ مسلمان امام کو جلاوطن کردینگے۔ قارئین روایات پر دوبارہ نظر ڈالیں تو وہ بے ساختہ اس نتیجے پر پہونچیں گے کہ یہاں ایسا کوئی تذکرہ نہیں اور شکیل صاف جھوٹ بول رہا ہے، یہ شخص

بھارت میں پیدا ہوا اور یہیں پلا بڑھا اور یہیں قیام پذیر ہے تو وہ جلاوطنی کا شوشہ چھوڑ کر آخر کیا ثابت کرنا چاہتا ہے، کیا وہ حجاز میں پیدا ہوا تھا جو اسے جلاوطن کردیا گیا، شکیل بتائے کہ اسے کس نے جلاوطن کیا اور کب کیا؟

شکیل نے ہندوستانی پیدائش ورہائش کو زبردستی جلاوطنی کا نام دیکر اپنے مریدوں سے وعدہ کیا تھا کیا، ۲۰۰۹ء میں چالیس سال عمر ہونے کے بعد وہ ۳۱۳ چیلوں کو لیکر حجاز کا سفر کریگا، پھر مکہ میں اس کی مہدویت کا اعلان ہوگا اور پوری دنیا میں شکیل کی حکومت قائم ہوجائیگی، اسے اندازہ نہ تھا کہ وقت کتنی تیزی سے گذرتا ہے، چنانچہ مذکورہ سال نے جب اسکے دروازے پر دستک دی تو وہ بری طرح بدحواس ہوگیا، قادیانی کی طرح جھوٹی پیشین گوئیاں شروع کردیں اور حجاز روانگی کو دو ایک سال نہیں اس نے پورے چوبیس سال آگے بڑھادیا، کیونکہ مکہ کا سفر بڑا جوکھم بھرا ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ سعودی حکومت ہندوستانی کذاب کا سر بھی اسی تلوار سے کاٹ دے گی جس سے ۱۹۸۱ء میں اسنے قحطانی کذاب کا سر کاٹا تھا اس لئے شکیل سردست کوئی خطرہ مول لینے کے موڈ میں نہیں ہے اور ۲۰۳۳ء تک وہ سفر کا تذکرہ بھی نہیں کرنا چاہتا۔

نویں علامت:

امام مہدی کا ظہور ہوتے ہی ایک شامی حکمراں سفیانی ظالم مکہ پر فوج کشی کریگا تا کہ امت کے اس چراغ کو وہ روشن ہوتے ہی گل کردے اور مسلمان بے یارومددگار ذلت کی وادی میں بھٹکتے رہیں، عین اسی وقت اللہ کی مدد آئیگی، کیونکہ قدرت کا اصول ہے کہ کوئی تہی دست جماعت اگر دین کے تحفظ کیلئے اپنے تمام تر مسائل کو لیکر میدان میں آجائے تو اس وقت رحمت الٰہی کو جوش آتا ہے اور آسمان سے فتح ونصرت کے فیصلے اترتے ہیں، تاریخ دعوت وعزیمت ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے، چنانچہ اسی سنت کے مطابق سفیانی کا پہلا لشکر بیداء کے صحراء میں دھنسا دیا جائیگا اور جب وہ خود دوسرا لشکر لیکر حملہ کریگا تو تمام تر تیاریوں کے باوجود بری طرح

شکست کھائے گا اور مسلمان غزوۂ بدر کی طرح فتحیاب ہونگے۔

یہ مہدی کی ایسی روشن نصرت وکرامت ہوگی جسے دیکھ کر لوگ دیوانہ وار انکی بیعت کیلئے ٹوٹ پڑیں گے۔ شکیل کیونکہ جھوٹا مہدی ہے اور اسکے ڈرامے پر ایسی کوئی علامت ظاہر نہ ہوسکتی تھی، اسلئے وہ مہدی کے ظہور کی تمام علامتوں کے انکار پر تلا ہے، خصوصاً سفیانی کے باب میں تو وہ بڑی جھنجلاہٹ اور بے بسی کا شکار نظر آتا ہے، اسنے یہاں جاہلانہ شبہ پیش کیا اتمام حجت کے بغیر ایسا عذاب تو فرعون اور مشرکین مکہ پر بھی نہ آیا، کوئی اس جاہل سے پوچھے کہ کیا قرآن وحدیث میں باغی وگنہگار مسلمانوں پر ایسا عذاب نہ آنے کی خبر دیدی گئی ہے؟ اور کیا یہ اللہ کی سنت کے خلاف ہے؟ حدیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی بابت ایسے ہی عذابوں سے ڈرایا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتخذ الفيء دولا والامانة مغنما والزكوٰة مغرما وتعلم لغير الدين واطاع الرجل امراته وعق امه وادنى صديقه واقصى اباه وظهرت الاصوات في المساجد وساد القبيلة فاسقهم وكان زعيم القوم ارذلهم واكرم الرجل مخافة شره وظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر هذه الامة اولها فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وايات تتابع كنظام بال قطع سلكه فتتابع؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سرکاری خزانہ (امراء) کی خوراک بن جائے، امانت مال غنیمت بن جائے، زکوٰۃ ڈنڈ سمجھی جائے، مسجدوں میں آوازیں گونجنے لگیں، فاسق خاندان کا سربراہ ہو، بدترین شخص لوگوں کا لیڈر ہو، گلوکاراؤں اور سارنگی کا عروج ہوگا، شرابیں پی جائیں، امت کے بعد والے لوگ پہلوں کو برا کہیں تو اس وقت انتظار کرو سرخ آندھی کا زلزلے کا، زمین دھنس جانیکا، صورت کے بگڑ جانے کا، پتھروں کی بارش کا، اور پے در پے ایسے عذابوں کا گویا تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جائے اور دانے بکھر پڑیں۔

(جامع الترمذی باب ماجاء فی اشراط الساعۃ)

دیکھئے یہاں کبیرہ گناہوں کی کثرت پر حضورؐ نے صراحتہً زمین دھنسنے، زلزلہ آنے ، مسخ ہونے، ہوائیں چلنے اور صورتیں بگڑنے کی خبر دی ہے، سفیانی پر آنے والا عذاب بھی اسی نوعیت کا ہے کیونکہ وہ حسد و بغض میں اندھا ہو کر خلیفۂ وقت سے جنگ کر رہا ہے جو شریعت کی رو سے انتہائی گناہ ہے جسکی سزا قرآن و حدیث نے قتل مقرر کی ہے، اسلئے شکیل کا اعتراض اسکی کم علمی کا نتیجہ ہے اور اس علامت کی روشنی میں بھی وہ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

دسویں علامت:

سفیانی کو شکست دیکر امام مہدی مدینہ منورہ کی زیارت کریں گے اور اس کے بعد وہ تیزی سے شام کی سمت روانہ ہونگے تاکہ ان صلیبوں کی طاقت توڑسکیں جو وہاں اعماق اور دابق کی بستیوں میں بیٹھے مدینہ پر حملے کا منصوبہ بنا رہے ہوں گے مستدرک حاکم کی صحیح روایت کے مطابق اس وقت مسلمانوں کے لشکر کی تعداد بارہ یا پندرہ ہزار ہوگی، شکیل کہتا ہے کہ ایک ارب[1] مسلمانوں کی موجودگی میں اتنے چھوٹے لشکر کی فراہمی اس بات کی دلیل ہے کہ سب لوگ اور خصوصاً علماء شروع میں ان کی مخالفت کریں گے کوئی جاکر اس جاہل سے پوچھے کہ غزوۂ بدر میں کیا ۳۱۳ مسلمان ہی حضورؐ کے ہمنوا تھے اور باقی صحابہ آپ کی مخالفت پر کمربستہ تھے جو نعوذ باللہ گھر بیٹھے رہے؟

اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دس ہزار صحابہ

---

[1] یہ محض ایک مغالطہ ہے ورنہ مسلمان اس وقت ڈھائی ارب سے کم نہیں اور بقیہ ڈھائی ارب میں ساری قومیں شامل ہیں، عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے کبھی زیادہ نہیں ہوسکتی نہ ان کے ملکوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہے، اور نہ وہی وہ دوسرے ملکوں میں ہم سے بڑی اکثریت رکھتے ہیں پھر ان کی بودوباش ایسے ٹھنڈے علاقوں میں ہے جہاں پیدائش کی شرح ہی بہت کم ہے، اسکے برخلاف ۵۶ ملک تو خالص ہمارے ہیں اور غیر اسلامی ملکوں میں ہماری تعداد کروڑوں میں ہے جبکہ ہماری پیدائش کی شرح کو تو دشمن بھی سب سے زیادہ تسلیم کرتے ہیں پھر عیسائیوں کی تعداد کیونکر ہم سے زیادہ ہوسکتی ہے؟

تھے، کیوں؟ کیا اس وقت مسلمانوں کی تعداد اتنی ہی تھی؟ یا دیگر صحابہ حضور کی مخالفت کر رہے تھے؟ نصرت وحمایت کرنے والا ہر شخص جنگی صلاحیت رکھتا ہے، اور نہ ہی دور دراز ملکوں سے ہر مسلمان فوراً پہونچ سکتا ہے، پھر لشکر تمام ہم نوا ؤں پر مشتمل نہیں ہوتا، ہندوستان کی آبادی ایک ارب سے زائد ہے، لیکن فوجیوں کی تعداد چودہ لاکھ ہے، شکیل بتائے کہ کیا باقی شہری ملک کی سلامتی اور اسکے تحفظ کے مخالف ہیں؟ شکیل مہدی کے لشکر کو حقیر بتاتا ہے، حالانکہ اس وقت پندرہ ہزار کی تعداد فراہم کرلینا بہت بڑے جوکھم کا کام ہے اور ہنگامی حالات میں یہ کارنامہ صرف امام مہدی جیسے مثالی قائد ہی انجام دے سکتے ہیں۔ الغرض شکیل اس علامت کی رو سے بھی جھوٹا ہے، کیونکہ مہدویت کے دعوے کے بعد نہ وہ آج تک مدینہ گیا اور نہ ہی عیسائیوں سے اسکی کوئی جنگ ہوئی۔

گیارہویں علامت:

صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی احادیث بتاتی ہیں کہ امام مہدی ان عیسائیوں کو شکست دینے کے بعد پھر اٹلی پر چڑھائی کریں گے اور واپسی میں وہ بحری سمت سے آکر قسطنطنیہ پر بھی ہلالی پرچم لہرائیں گے، شکیل دس پندرہ سے دہلی میں بیٹھا ہے لیکن ان ملکوں کی اس نے آج تک صورت بھی نہیں دیکھی۔ وہ انھیں جنگ کرکے فتح تو کیا کرتا۔

بارہویں علامت:

سنن ابی داؤد کی حدیث میں صراحت ہے کہ امام مہدی کے ظاہر ہونے کے چھ سال بعد دجّال نکل آئے گا، شکیل کے دعوے پر تقریباً دس سال سے زائد عرصہ گذر گیا، لیکن ابھی تک دجّال نہیں آیا، معلوم ہوا یہ مہدی نہیں کذاب ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھلا کسطرح غلط ہوسکتا ہے۔

تیرہویں علامت:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مسند احمد اور مستدرک حاکم کی روایات

کے مطابق دجال دمشق میں آ کر جب امام مہدی کا محاصرہ کریگا تو ان کی مدد کے لئے آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ وہ دجال کا تعاقب کر کے اُسے اسرائیل میں جا کر قتل کریں گے اور یہودیوں کا اس دن بالکلیہ استیصال ہو جائیگا۔ شکیل برسوں سے دہلی میں بیٹھا ہے، اس کا دجال نے محاصرہ کیا اور نہ حضرت عیسیٰ اترے اور نہ ہی آج تک اسکی یہودیوں سے کوئی جنگ ہوئی، معلوم ہوا کہ وہ مہدی نہیں پکا جھوٹا ہے۔

چودہویں علامت:

ظہور کے بعد امام مہدی باطل کو شکست دیکر صرف نو سال کے اندر پوری دنیا میں اسلامی خلافت قائم کریں گے اور زمین و آسمان سے رحمت و برکتیں امنڈ پڑیں گی۔ شکیل کو مہدویت کی دوکان سجائے ۱۰ سال سے زائد گذر گئے، لیکن اس سے آج تک کاشمی نگر میں بھی کوئی حکومت قائم نہ ہوئی، یہی چیز اس کے فراڈ کی دلیل ہے۔

پندرہویں علامت:

باطل کی شکست، دنیا کی فتح، عالمی خلافت کے قیام اور برکتوں کے نزول کے بعد سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق امام مہدی سات یا نو سال میں دنیا کو داغ مفارقت دیں گے، شکیل کو مہدویت کا دعویٰ کئے ۱۰ سال گذر گئے، نہ دنیا فتح ہوئی اور نہ ہی باطل شکست کھایا اور نہ ہی شکیل نے دنیا سے رخت سفر باندھا، حالانکہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہوتا تو اسلامی انقلاب بھی برپا ہو جاتا اور وہ خود بھی حضور کی صراحت کے عین مطابق بہت پہلے مر جاتا، معلوم ہوا کہ وہ سچا نہیں جھوٹا مہدی ہے، اسی لئے تو ابھی تک زمین پر بوجھ بنا بیٹھا ہے۔

مہدی و شکیل کا تقابلی جائزہ:

یہ ہیں وہ چند علامات جنکی روشنی میں شکیل کا فراڈ پوری طرح کھل کر سامنے آ جاتا ہے اور اسکے چہرے پر پڑے تمام پردوں کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں۔ اب ہم

گذشتہ تفصیلات کا اک خلاصہ پیش کرتے ہیں، تاکہ قارئین امام مہدی اور شکیل کے درمیان بھاری فرق کا آسانی سے اندازہ کر سکیں۔

(۱) امام مہدی عربی ہونگے، شکیل عجمی ہے۔

(۲) امام مہدی کا نسبی تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہوگا، شکیل ہندوستان کا رہنے والا ہے اور اس کا سادات سے کوئی تعلق نہیں۔

(۳) امام مہدی حضرت فاطمۃ الزہرا کی اولاد اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شاخ سے ہونگے، شکیل کا ان دونوں نسبتوں سے بھلا کیا تعلق؟

(۴) امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، اس کا نام شکیل بن حنیف ہے۔

(۵) امام مہدی کا سراپا حسین اور شخصیت بڑی پُر اثر ہوگی، شکیل منحنی ساخت کا آدمی ہے اور اسکا رنگ بھی پکا ہے۔

(۶) امام مہدی کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی، شکیل دربھنگہ بہار میں پیدا ہوا ہے۔

(۷) امام مہدی کے خروج سے پہلے سونے کے پہاڑ کا ظہور، تین شہزادوں کی جنگ، نفس زکیہ کی شہادت، شامی بستیوں پر عیسائیوں کی یلغار، سفیانی کی فتنہ انگیزی، منی میں حجاج کی خونریزی اور والی حجاز کی وفات جیسے اہم واقعات رونما ہونگے، شکیل کے دعوے سے پہلے ایسا کوئی حادثہ نہیں ہوا۔

(۸) امام مہدی کا ظہور بیت اللہ اور رکن یمانی کے درمیان ہوگا، شکیل نے از خود یہ دعویٰ لکشمی نگر دہلی میں دعویٰ کیا۔

(۹) علماء، اولیاء، ابدال اور قطب امام مہدی کی باصرار بیعت کریں گے اور انکے گرد آناً فاناً مخلصین کا جم غفیر امنڈ پڑیگا، شکیل نے از خود دعویٰ کیا اور اسکی بیعت کیلئے مخلصوں کا کوئی جتھا نہیں آیا، وہ آج بھی ایک چھوٹے سے مفاد پرست ٹولے پر منحصر ہے۔

(۱۰) امام مہدی کے مخالفین زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، شکیل کا کوئی دشمن آج تک زمین نہیں میں دھنسا۔

(۱۱) امام مہدی عیسائیوں کو بھاری شکست دیں گے، شکیل عیسائیوں سے جنگ تو کیا لڑتا، الٹا اس نے تو اپنی کتاب میں انکی انسانیت نوازی کا قصیدہ پڑھا ہے، حالانکہ انھوں نے عراق وافغانستان میں خون کے دریا بہا دیئے۔

(۱۲) امام مہدی اٹلی کو فتح کریں گے، شکیل نے اسے خواب میں بھی نہیں دیکھا۔

(۱۳) امام مہدی قسطنطنیہ پر ہلالی پرچم لہرائیں گے، شکیل اس شہر کی زیارت سے آج تک محروم ہے۔

(۱۴) امام مہدی جامع اموی دمشق میں قیام کریں گے، شکیل نے ملک شام تک نہیں دیکھا۔

(۱۵) امام مہدی کے چھ سال بعد دجال کا خروج ہوگا، شکیل کو دعوی کئے مدت گذرگئی اور دجال کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔

(۱۶) امام مہدی کی مدد کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، شکیل کی نصرت کیلئے آسمان سے کوئی نہیں اترا۔

(۱۷) امام مہدی یہودیوں کا قلع وقمع کر کے اسرائیل کو فتح کریں گے، شکیل تو اسکے تصور سے کان پر ہاتھ رکھ لیگا۔

(۱۸) امام مہدی نو سال کے اندر پوری دنیا کو فتح کرلیں گے، شکیل سے ۱۰ سال میں بھی کاشی نگر تک فتح نہ ہوا۔

(۱۹) امام مہدی سات یا نو سال بعد انتقال فرمائیں گے، شکیل اپنے دعوے کے ۱۰ سال بعد تک زندہ ہے اور ابھی سن ۲۰۳۳ تک اسکا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

یہ ہے علامات مہدی کی روشنی میں شکیل کا ایک مختصر جائزہ!! اب قارئین فیصلہ کریں کہ اس شخص کا امام کی بلند مقام شخصیت سے آخر کیا جوڑ ہے؟ اور وہ کس بنیاد پر اتنا بڑا دعوی کرنے چلا ہے؟ ہمارے مندرجہ بالا تجزیہ کو پڑھ کر یہاں ہر شخص بے ساختہ چیخ اٹھے گا کہ شکیل کو مہدی سے کوئی نسبت نہیں، وہ شروع سے آخر تک ان سے ہر چیز میں مختلف نظر آتا ہے اور کوئی ایک علامت

بھی اس پر فٹ نہیں ہوتی۔

مسیحیت کا دعویٰ:

لیکن ان تمام شکستوں کے باوجود شکیل کو نہ صرف کوئی ندامت نہیں بلکہ وہ مہدیت کے بعد مزید ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر کے مسیحیت کا دعویٰ بھی کر ڈالتا ہے، اس کا کہنا ہے کہ میری اپنی روح تو کبھی کی نکل چکی، اب میرے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کارفرما ہے اور میں مہدی کے ساتھ مسیح بھی ہوں، ہمارے نزدیک یہ شخص کسی ہندو فسطائی طاقت کا ایجنٹ ہے، جبھی تو ان کے باطل عقیدے کی تبلیغ کر رہا ہے، حالانکہ اسلام آواگون کو تسلیم نہیں کرتا اور قرآن وحدیث کی رو سے یہ بالکل مشرکانہ عقیدہ ہے۔ ہمارے پاس صحیح احادیث کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جو صراحۃً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کی مکمل صراحت کرتی ہے اور انکی روح کے دوسرے کے جسم میں حلول کرنے کا روایات میں کوئی معمولی اشارہ بھی نہیں ملتا، یقیناً یہ ایسا جھوٹ ہے جسے شکیل قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا۔

شکیل نے مسیح و مہدی کو ایک ہی شخصیت قرار دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسلی تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال قبل فلسطین میں پیدا ہوئے اور یہود کے نرغے سے بچا کر انھیں آسمان پر اٹھا لیا گیا، جب کہ امام مہدی حضورؐ کے خاندان کے فرد ہیں اور آپ کی وفات کے صدیوں بعد وہ دنیا میں پیدا ہو کر مکہ مکرمہ میں ظاہر ہونگے تو دونوں کے درمیان کم از کم دو ہزار سال کا لمبا عرصہ ہے، اب شکیل بتائے کہ وہ ایک کس طرح ہو سکتے ہیں؟؟؟؟ اس نے لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم سے دلیل پکڑنے کی کوشش کی ہے حالانکہ وہ علم حدیث سے اگر ذرا بھی واقف ہوتا تو یہ حماقت ہرگز نہ کرتا، کیونکہ کسی بھی روایت سے استدلال اسی وقت درست ہوتا ہے جبکہ وہ سند اً مضبوط ہو اور اسکے معانی و مطالب میں کوئی

احتمال نہ ہو، یہاں دونوں شرطیں مفقود ہیں، نہ روایت مضبوط ہے اور نہ ہی مفہوم قطعی الدلالۃ ہے، ایک راوی محمد بن خالد جندی غیر معروف اور مجہول ہیں، یعنی محدثین انہیں جانتے تک نہیں، ایسا راوی قابل اعتبار نہیں ہوتا ہے اور اسکی روایت کمزور ٹھہرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مذکورہ حدیث کو امام حاکم، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ذہبی، ملاعلی قاری، صنعانی، شوکانی اور البانی وغیرہ جیسے بلند پایہ علماء نے موضوع قرار دیا ہے۔

لیکن سند کی کمزوری سے ہم اگر چشم پوشی بھی کریں تو بھی اس کا مفہوم شکیل کے دعوے کی تصدیق نہیں کرتا اور وہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس پر مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "مواخذة الظنون عن كلام ابن خلدون" میں روشنی ڈالی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہاں مسیح ومہدی کے زمانے کی قربت کی تاکید ہے، یعنی جیسے ہی مہدی دنیا میں ظاہر ہونگے فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئیں گے، کلام عرب میں یہ اسلوب پہلے سے رائج ہے اور لفظ مہدی کا حدیث میں معرفہ کی صورت میں آنا بھی اسی کی دلیل ہے، عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے حضرات اسے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

خواب سے استدلال:

روایت ودرایت کی رو سے حدیث کی تشریح کے بعد شکیل کے پاس اسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ دلیل کی تلاش چھوڑ دے اور کوئی اٹنگ بٹنگ ہانک کر آگے بڑھ جائے، چنانچہ اس نے اپنے ایک مرید کو فوراً خواب دیکھنے کا حکم دیا، اب جیسا پیر ویسا مرید، جب گرو دھڑلے سے جھوٹ بول رہا ہے تو چیلا پیچھے کیوں رہے، وہ رات کو سویا، اور صبح اعلان کردیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ "لاالمهدى الاعيسىٰ ابن مريم" کی حدیث صحیح ہے، لیکن افسوس میری امت اسے نہیں مانتی، لیجئے قصہ تمام ہوا، جو کام دلیل سے ہونا وہ اپنے خواب سے کردکھایا، کوئی اس جاہل سے پوچھے کہ وہ کیا دنیا کی کسی عدالت میں خواب کی بنیاد پر کوئی مقدمہ لڑسکتا ہے؟ اور کیا جج بھی اس خرافاتی دلیل کو تسلیم کریگا؟ اگر نہیں تو پھر یہ بھونڈا مذاق وہ دین وشریعت کے ساتھ کیوں کر رہا ہے؟ کیا عقل بالکل ہی ماری گئی یا وہ امت کی آنکھوں میں یوں دھول جھونکنا چاہتا ہے۔

حدیث کی صحت کا فیصلہ اگر خوابوں سے ہوتا تو علماء سند اور راویوں کی تحقیق میں اتنی محنت کیوں کرتے ؟ بس دو چار خواب دیکھ لیتے اور بآسانی تمام روایتوں کی صحت اور کمزوری کا فیصلہ ہو جاتا، لیکن لگتا ہے کہ یہ گُر تو بس شکیل ہی کو آتا ہے، اسی لئے وہ بے خوف ہو کر کھلی دھاندلی پر آمادہ ہے، اگر اس میں ہمت ہے تو نیند سے بیدار ہو کر دن کی روشنی میں آئے اور کوئی ایک ایسی حدیث پیش کرے جو اس کے دعوے کی صراحۃً تصدیق کرتی ہو، ہمارا چیلنج ہے کہ شکیل قیامت تک ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ حدیث کے ذخیرے میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں، ہاں اسکے برعکس ایسی بے شمار احادیث موجود ہیں جو صاف بتاتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی نبی تھے، وہ حضورؐ سے ۶۰۰ سال پہلے مبعوث ہوئے، اور اب قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ آسمان سے اتریں گے، جب کہ امام مہدی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پیدا ہونگے اور ان کا زمانہ خاتم النبیین کی بعثت کے بھی صدیوں بعد کا ہے جو کل ملا کر دونوں کی ولادت ہی میں کم از کم دو ہزار سال سے زائد کا فاصلہ ہو گیا، اب شکیل بتائے کہ وہ دونوں آخر کس طرح ایک شخص قرار دئے جا سکتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کا تعارف:

اس اصولی گفتگو کے بعد ایک نظر ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت پر بھی ڈالنا چاہتے ہیں، تاکہ ان کی سوانح حیات کی روشنی میں قارئین شکیل کا تقابلی مطالعہ کر سکیں۔

حضرت کا نام عیسیٰ، لقب روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہے، ان کا کوئی باپ نہیں، والدہ کا نام مریم ہے، وہ عمران کی بیٹی اور ہارون کی بہن تھیں، انکی عفت و شرافت مسلّم ہے اور ان سے کرامتوں کا بھی صدور ہوا، یعنی انھیں بے موسم تازہ پھل ملتے تھے، وہ زندگی بھر کنواری رہیں لیکن ایک دن فرشتے نے آ کر پھونک ماری تو انہیں حمل قرار پا گیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، قوم نے تہمت لگائی تو نومولود بچہ بول پڑا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اسنے مجھے اپنا

رسول بنایا اور کتاب عطا کی۔

ابن مریم کا قد میانہ، رنگ سرخی مائل ہے، بال چمکدار کالے دراز اور گھنگھریالے ہیں، آپ بہت خوبصورت ہیں، صحابہ میں حضرت عیسٰی کے شبیہ عروہ بن مسعود تھے، مسیح نے بہت سے معجزے دکھائے، برص کے مریضوں کو شفا دی، اندھوں کو بینا کیا، مٹی کے پرندوں میں روح پھونکی، مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور اپنی تقریر دل پذیر سے معاشرے میں ایک کہرام مچادیا، یہودیوں نے آپ کو پھانسی دینا چاہی لیکن باری تعالی نے ان کے نرغے سے نکال کر صحیح سلامت آسمان پر اٹھالیا۔

اس وقت ابن مریم آسمان پر ہیں، وہ قیامت کے قریب دجال کو قتل کرنے کیلئے زمین پر اتریں گے، ان کا نزول شام میں ہوگا، مسلمان نماز فجر کی صفیں بنائیں گے، اقامت کہی جائے گی اور امام مہدی جیسے ہی نیت باندھنا چاہیں گے اسی وقت حضرت عیسٰی علیہ اسلام فرشتوں کے کاندھوں پر مسجد اموی کے مشرقی منارے پر اتریں گے، ان کا لباس زرد رنگ کی دو چادریں ہونگی جنہیں وہ احرام کی طرح پہنے ہونگے، انکے ہاتھ میں حربہ ہوگا اور بال اتنے نرم و ملائم گویا ابھی غسل کیا ہے، اسلئے جب وہ سر جھکائیں گے تو ان سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے، مسلمان فوراً پہچان لیں گے اور پوری مسجد میں خوشی کی ایک لہر دوڑ جائیگی، امام مہدی امامت کی دعوت دیں گے تو وہ انکار کر دیں گے اور خود انھیں کو آگے بڑھا کر پہلی نماز مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

حضرت عیسٰی کے نزول کا مقصد دراصل اس فتنہ کا خاتمہ کرنا ہے جسے احادیث میں دجال کہا گیا ہے، یہ عہد آخر میں پیدا ہونے والے اس شخص کا نام ہے جو تمام شیطانی اور جادوئی طاقتوں کے بل پر دنیا میں اودھم مچائے گا اور اسکا مقصد صرف اور صرف اسلام کو مٹانا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح تفصیل کے ساتھ اسکے حالات بیان کئے ہیں، ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک متعین شخص ہے جو قیامت سے پہلے خروج کریگا، کوئی ملک اور ادارہ نہیں ہے جیسا کہ شکیل بک رہا ہے، وہ حماقت میں کبھی امریکا فرانس کو اور کبھی اقوام متحدہ کو دجال قرار دیتا ہے حالانکہ احادیث رسول کی روشنی میں یہ ملک اور ادارے دجال

کے نظام کا حصہ ہیں، بذات خود دجّال نہیں، کیونکہ وہ تو یقینی طور پر ایک متعین شخص کا نام ہے ، اب اسکی ذات وصفات کو کسی ملک یا ادارے پر فٹ کرنا حدیث کے ساتھ بھونڈا مذاق اور بدترین شرارت ہے جسے امت برداشت نہیں کرسکتی ، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوکر جب مسجد کا دروازہ کھلوائیں گے تو باہر اپنے لاؤلشکر کے ساتھ دجّال موجود ہوگا ،وہ کیونکہ نقلی مسیح ہے اسلئے اصلی مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اسکی سٹی گم ہوجائیگی اور وہ فوراً ہی بھاگ کھڑا ہوگا، مسلمان اسکا تعاقب کریں گے اور اسرائیل کے شہر لد میں پہنچ کر اسے پکڑ لیا جائیگا، حضرت عیسیٰ علیہ اسلام فوراً اپنا نیزہ سینے میں اتار دیں گے، یہودیوں میں بھگدڑ مچ جائے گی لیکن آج کوئی چیز انھیں پناہ نہ دیگی ، درودیوار تک علانیہ نشان دہی کریں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ تاحد نگاہ وہ جس کافر کو بھی چھولے گا وہ تڑپ کر گر جائیگا، اس طرح صیہونیت کا بالکل خاتمہ ہوگا اور فتح کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ اسلام امام مہدی کے ساتھ ان تمام ملکوں کا بھی دورہ کریں گے جہاں دجّال نے مسلمانوں پر قہر ڈھایا ہوگا، عالمی جہاد چھیڑ دیا جائیگا، ہر سمت مجاہدین فتح کے جھنڈے لہرائیں گے، نتیجۃً تمام مذاہب بے دست وپا ہوکر دم توڑ دیں گے۔

یہ انسانی تاریخ کا سب سے حسین دور ہوگا، برکتوں کی بارش ہوگی، زمین اپنے خزانے اگل دیگی ، مال بہا بہا پھرے گا، دل بغض وحسد سے خالی ہوں گے، ہر سمت الفت ومحبت کا ڈھیر ہوگا ، کیڑے مکوڑوں کا زہر جاتا رہے گا، یہاں تک کہ بچے سانپ سے کھیلیں گے، بھیڑیا بکریوں کی پاسبانی کریگا، اور ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگادیگی۔

الغرض عالمی سطح پر شریعت کے نفاذ کی بناپر عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا اور اسلام بھی ہر طرف سے یکسو ہوکر اپنی گردن ڈال دے گا، اسی اثنا میں حضرت عیسیٰ پر وحی اترے گی کہ سد سکندری ٹوٹ چکی ہے اور یاجوج ماجوج کا لشکر تم پر دھاوا بولنے والا ہے، اسلئے وہ مسلمانوں کو لیکر کوہ طور پر چلے جائیں گے، یاجوج ماجوج دراصل ایسی وحشی قوم ہے جو انسانوں کی بہ نسبت ہزار گناہ زیادہ ہے، اور اللہ نے اسے کائنات ہی کے کسی مخفی علاقے میں قید کر رکھا ہے، دجّال کے بعد اسکا

خروج امت کے لئے سب سے بڑی آزمائش ہوگی، یہ ٹڈی دل کی طرح آکر پوری دنیا میں پھیل جائیگی، کھیتیاں برباد کریں گے، سمندر ڈکوس جائیں گے، حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو غلّہ کا ایک دانہ بھی ہاتھ نہ آئیگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء کی بدولت بارگاہ ایزدی میں انکی تباہی کا فیصلہ کیا جائیگا، وہ سب طاعون میں مبتلا ہوجائیں گے، اور دنیا لاشوں سے پٹ جائیگی، باری تعالیٰ ایک موسلا دھار بارش کے ذریعہ ان کی گندگیوں کو دھودیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس ہونگے، وہی نورانی دوردوبارہ پلٹ آئیگا، آپ فج الروحاء جائیں گے، حج وعمرہ بھی کریں گے، جب کہ نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوگا، ان کی اولاد بھی ہوگی، چالیس سال دنیا میں رہیں گے، روضۂ نبوی سے آپ کو سلام کا جواب ملے گا اور وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں سمت انھیں دفن کیا جائیگا۔

مسیح کے آئینے میں شکیل کی تصویر:

یہ ہے صحیح احادیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک مختصر سوانح حیات جس میں شروع سے آخر تک تمام کڑیوں کو ہم نے ترتیب سے نقل کیا ہے، اب اس کسوٹی پر ہم شکیل کو پرکھ کر دیکھتے ہیں کہ وہ کس پوزیشن میں ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس کا حیاتی خاکہ کتنا میل کھاتا ہے۔

(۱) حضرت عیسیٰ کا خاندان بنی اسرائیل ہے، شکیل کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہیں، شکیل کا باپ حنیف ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ کی ولادت فلسطین میں ہوئی، شکیل ہندوستان میں پیدا ہوا۔

(۴) حضرت عیسیٰ نے گہوارے میں کلام کیا، شکیل اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

(۵) حضرت عیسیٰ نے بطور معجزہ کوڑھیوں کو شفا دی، مٹی کی چڑیوں میں روح پھونکی اور مردے زندہ کردیئے، شکیل قیامت تک ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتا۔

(۶) حضرت عیسیٰ پر انجیل اتری، شکیل بتائے کہ اس پر کیا اترا اور کیا وہ اصلی انجیل

دکھا سکتا ہے؟

(۷) حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا، شکیل مسلسل زمین پر بوجھ بنا بیٹھا ہے۔

(۸) حضرت عیسیٰؑ مہدی کی مدد کیلئے دمشق میں اتریں گے، شکیل بھی کیا آسمان سے اترا ہے؟

(۹) حضرت عیسیٰؑ نازل ہوتے ہی دجال کو قتل کریں گے، شکیل نے یہ کارنامہ کب انجام دیا؟ وہ تاریخ کی وضاحت کردے۔

(۱۰) حضرت عیسیٰؑ یہودیوں کا بالکلیہ خاتمہ کردیں گے، شکیل بتائے کہ وہ بھی کیا واقعی ایسا ہی ارادہ رکھتا ہے؟

(۱۱) حضرت عیسیٰؑ کی سانس کی ہوا سے کفار تڑپ کر گریں گے اور مرجائیں گے، کیا شکیل بھی اس صفت کا حامل ہے؟

(۱۲) حضرت عیسیٰؑ کی جنگ میں پیڑ و پتھر تک بولیں گے، شکیل بتائے کہ وہ کیا ایسا معجزہ دکھانے پر قادر ہے؟

(۱۳) حضرت عیسیٰؑ کا نکاح عرب میں حضرت شعیبؑ کے قبیلے میں ہوگا، شکیل نے دو یا تین شادیاں رچالیں اور ان دونوں میں سے کوئی بھی حضرت شعیبؑ کے قبیلے کی نہیں ہے۔

(۱۴) حضرت عیسیٰؑ صلیب توڑیں گے، شکیل اسکے پرستاروں کے قصیدے پڑھ رہا ہے۔

(۱۵) حضرت عیسیٰؑ خنزیر کو قتل کریں گے، شکیل اسکا مستقل دیدار کرتا ہے۔

(۱۶) حضرت عیسیٰؑ پوری دنیا پر اسلامی پرچم لہرائیں گے، شکیل آج تک قاشی نگر بھی فتح نہ کرسکا۔

(۱۷) حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا، شکیل بتائے کہ انکا خروج کب ہوگا؟

(۱۸) حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں صلاح و تقویٰ عام ہوگا اور انکے مصاحبین تو ایمان و عمل

کے اس مقام پر ہونگے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، جبکہ شکیل کے حاشیہ بردار موقع پرست اور فراڈی ہیں۔

(۱۹) حضرت عیسیٰ کے زمانے میں دولت کی فراوانی ہوگی، شکیل کے دور میں تو اسکا کال پڑا ہے اور ہر طرف بری طرح چھینا جھپٹی ہو رہی ہے۔

(۲۰) حضرت عیسیٰ کے عہد میں ہر چیز ارزاں اور سستی ہوگی، شکیل کی دہلی میں تو پانی بھی مول بک رہا ہے۔

(۲۱) وفات کے بعد حضرت عیسیٰ حضورؐ کے روضہ میں دفن ہونگے، شکیل تو حجاز کے سفر پر ہی آمادہ نہیں تو وہ دفن کیسا ہوگا؟

ایک دردمندانہ اپیل:

مندرجہ بالا تقابلی مطالعے کی روشنی میں شکیل بالکل کھوٹا ثابت ہوا اور مہدویت کی طرح اسکا دعویٰ مسیحیت بھی دھڑام سے نیچے آگرا، اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہے یا جان بوجھ کر مسلمانوں میں تفرقہ مچانے پر تلا ہے، عقل ونقل کی رو سے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، جن باتوں کو وہ دلیل بنا رہا ہے وہ ہرف اور صرف بکواس ہے، ایسی حماقتوں سے انسان نبی بلکہ خدا ہونے کا دعویٰ بھی کر سکتا ہے۔

باری تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ جو شخص ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لے اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے اور پھر وہ کبھی راہ راست پر نہیں آتا، اس لئے شکیل اور اسکے ہمنواؤں کی بابت تو ہم کسی فہمائش کے روادار نہیں، کیونکہ انہوں نے محض دنیاوی مفاد کی خاطر اسلام دشمن طاقتوں کا آلہ کار بننا پسند کیا، اسلئے انکی اصلاح کے امکانات بہت کم ہیں، ہمارا مخاطب تو مسلمانوں کا وہ طبقہ ہے جو سادہ لوحی میں شکیل کے جال میں پھنس کر اسے اپنا نجات دہندہ سمجھ رہا ہے، ہم ان حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ خدارا اپنے آپ پر رحم کریں اور یوں مفت میں خودکشی نہ کریں، ہر شخص کو اپنی قبر میں سونا ہے، کل جب آنکھ بند ہوگی تو تمام

حقائق روشن ہو جائیں گے، عدل و انصاف کی میزان سب کچھ بتا دے گی، انسان کا نامۂ اعمال بھی چیخ چیخ کر شہادت دے گا، اسوقت کوئی عذر سنا جائیگا اور نہ ہی کوئی بہانہ چل سکے گا، آنسو ختم ہو جائیں گے، آنکھو سے خون بہنے لگے گا، لیکن کوئی چیز فائدہ نہ دیگی اور قیامت کے ہولناک دن اس ظالم کے ساتھ آپ کو بھی سزا بھگتنی ہوگی۔ اور وہ تم سے دامن جھاڑ کر الگ ہو جائے گا۔

میرے دینی بھائیو!! اپنی جلد خبر لو، موت کا فرشتہ سر پر کھڑا ہے، معلوم نہیں کب وقت آجائے اور تم اس گمراہی کا بوجھ لیکر اپنی قبر میں جا سو، ذرا سوچو تو سہی کہ، علما تو قرآن وحدیث سے گہری واقفیت کے باوجود حضور کی چشمین کوئی نہ سمجھ سکے اور شکیل تمام تر جہالت کے ساتھ نبی کے منشاء کو سمجھ گیا؟ آخر یہ کونسی تک ہے اور تم کس بنیاد پر اسکا دامن پکڑ رہے ہو، اللہ اور اسکے رسول نے تو اہل حق علماء کی پیروی کا حکم دیا ہے اور تم انھیں چھوڑ کر ایک جاہل کا ہاتھ تھام رہے ہو۔

دوستو!! یہ گمراہی کا ہاتھ ہے، اسے فوراً جھٹک دیجئے، ورنہ وہ بالآخر آپ کو جہنم میں لا ماریگا، مولا بس آپ ہی ہمارے حامی اور مددگار ہیں، آپ ہر مسلمان کو ایسی کھلی گمراہی سے بچالیں اور ایمان کے بعد کفر کی وادی میں نہ بھٹکنے دیں، مولیٰ امت محمد یہ پر رحم فرما دیجئے، یہ بڑی مظلوم ہو رہے کس امت ہے، اب اس میں مزید فتنوں سے مزید لڑنے کی سکت نہیں۔

آمین یارب العلمین